اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے +

نمبر (۱۲) مطبوعہ ۲۳ - مارچ ۱۸۹۴ء بروز جمعہ جلد (۲۲)

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے .... عہ

قیمت بیرونجات سے معہ محصول ڈاک عہ

قیمت دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی عہ

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دی جائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جائیگی +

ایڈیٹوریل

اور کسی دوسرے سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس سے ہم نجات پا سکیں +

انیسویں صدی ہو آتی ہے کہ یہہ کلام کہا گیا تھا پطرس حواری کی زبانی اہل یہود کی بڑی کچہری میں قیدی کی حالت میں اُن کے بڑے بڑے سرداروں اور بزرگوں کے روبرو یہہ الفاظ کہے گئے۔ زمانوں کو طے کر کر یہہ الفاظ سمندر اور خشکی کا سفر کرکے ہمارے کانوں تک پہنچے ہیں۔ کیا وجہہ ہے کہ یہہ کلام اس قدر مدت مدید تک قایم رہا؟ اس لئے کہ یہہ پطرس کا کلام نہیں پر اُس کا جو آج کل اور پرسوں یکساں ہے۔ قدیم الایام غیر تبدیل۔ الفا و اومیگا اول و آخر۔ دیکھو انجیل مرقس ۱۳: ۱۱ ”پر جب تمہیں لے جا کے حوالے کریں آگے سے فکر نہ کرو کہ ہم کیا کہینگے۔ ورنہ سوچو بلکہ جو کچھ اُس گھڑی تمہیں بتایا جاوے وہی کہیو کیونکہ کہنے والے تم نہیں ہو بلکہ روح القدس ہے +

اس کلام میں تین امر ہمارے قابل غور ہیں :-

اوّل۔ آدم زاد کو نجات کی ضرورت ہے +

دوم۔ یہہ نجات منجانب اللہ ہے +

سوم۔ یہہ نجات مسیح کے سوا مل نہیں سکتی ہے +

اوّل۔ ہم کو نجات کی ضرورت ہے۔ اس واسطے کہ ہم بُرے خطرے میں ہیں بلکہ واجب الموت۔ گناہ گار ہو کر غضب الٰہی کے سزاوار۔ انجیل ہم کو مسیح کے وسیلہ اس گناہ اور موت سے چھٹکارا کی خبر دیتی ہے کیونکہ لکھا ہے کہ ”وہ آیا ہے کہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈھے اور بچاوے“۔ ہم کو بہت چیزوں کی ضرورت ہے مگر ہماری اشد ضرورت نجات ہے۔ بھوکے کی اشد ضرورت روٹی پیاسے کی پانی۔ ڈوبتے ہوئے کی نکالا جانا۔ گناہگار غضب الٰہی کے سزاوار کی اشد ضرورت نجات ہے +

”اگر کسی مکان میں آگ لگی ہو اور مالک مکان کھڑے ہو کر کہنے لگے۔ بھئی اس مکان کی کرسی بلند چاہیے۔ دروازے لمبے روشن دان بڑے۔ کھڑکیاں آئینہ دار۔ کمرے کشادہ وغیرہ وغیرہ تو کیا لوگ نہ کہینگے۔ میاں عجب بیوقوفی ہے۔ آگ تو بجھاؤ پانی کی فکر کیجئے۔ پہلے مکان کو تو بچائیے“ +

ای ناظرین کیا یہہ عجب بیوقوفی ہر روز دیکھنے میں نہیں آتی۔ کیا آدم زاد اپنی اشد ضرورت سے بے پرواہ ہو کر ان چیزوں پر جو بالمقابل اس ضرورت کے کمتر ضروری ہیں دل نہیں دیتے۔ اور اس واقعی ضرورت کو قطع نظر کرکے ان بے حقیقت ضروریات پر اپنا سارا دھیان نہیں لگاتے ہیں۔

کہتے ہیں غضب میں تم و پہ۔ چاہئے بیمار ہیں تندرستی چاہئے۔ آن پڑھ کیا علم چاہئے یہہ چاہئے۔ وہ چاہئے۔ مال چاہئے۔ ضرور چاہئے۔ کون کہتا ہے نہیں چاہئے۔ مگر ای گنہگار غضب الٰہی کے سزاوار تیری روح کا کیا حال ہے اُس کو تو پہلے ہلاکت سے بچا تیری بابت ضرورت تو نجات ہے ✦

(۲) یہہ نجات منجانب اللہ ہے ✦

نیچر گواہ ہے کہ اللہ کیسا مہربان ہے۔ ہر عمدہ چیز خدا سے آتی ہے۔ خورش۔ پوشش۔ سامان آسایش۔ دوست۔ عزیز۔ اقارب سب اللہ کے دان ہیں۔ لکھا ہے۔ ہر ایک اچھی بخشش اور ہر ایک کامل انعام اوپر ہی سے ہے اور نوروں کے بانی کی طرف سے اترتا ہے جس میں بدلنے اور پھر جانے کا سایہ بھی نہیں۔ خدا نے اپنی رحمتِ عظیم سے نہ صرف اِس دنیا کی برکتیں بہتایت سے دی ہیں مگر آخرت کی خوشی کا سامان اپنے بیٹے خداوند یسوع مسیح کے دینے سے ہمارے لئے مہیا کیا ہے۔ مثل دیگر برکات کے یہہ برکت بھی مفت ملتی ہے۔ "خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا اور تو نجات پاویگا" خدا کا قول ہے۔ خدا کی نعمتیں بیش بہا ہیں لیکن یہہ برکت بیان سے باہر ہے۔ اسی برکت سے ہماری روح کی سیری۔ ہمارے جسم کی سیری۔ ہمارے کل نیچر کی سیری ہے۔ ہماری جسمانی خوشیاں ہم اللہ کے ہاتھوں قبول کرتے ہیں۔ روحانی خوشیاں بھی اُس کے ہاتھوں قبول کرنا ہے ورنہ ہلاکت نزدیک ہے کیونکہ۔

(۳) یہہ نجات مسیح کے سوا مل نہیں سکتی ہے۔ مذکورہ بالا کلام اِس امر میں نہایت صاف ہے "اور کسی دوسرے سے نجات نہیں"۔ پھر تاکہ ہم دھوکہ نکھاویں ہم کو جتلایا جاتا ہے "کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس سے ہم نجات پا سکیں"۔ آدم زاد کی اُمید کا لنگر صرف خداوند یسوع مسیح ہے۔ بزرگان اہل یہود نے اُس کا انکار کیا اور ہلاک ہوئے۔ اگر ہم انکار کریں تو ہم بھی ہلاک ہونگے جس حال راہِ نجات ایک ہی ہے اور ہم اُس کو اختیار کرنے سے انکار کرتے ہیں تو نتیجہ یہہ ہی ہوگا کہ ہم ہلاک ہوں گے۔ "خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا ہے کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے"۔

کیا یہہ عجب بیوقوفی نہیں کہ اُس کو قبول نہ کریں۔ اگر ایک مکان آگ سے جل رہا ہو اور ہمارے نکل جانے کو ایک سیدھا رستہ بتلایا جاوے اور ہم کھڑے ہوکر حجت کریں کہ "کیا کوئی اور رستہ نہیں ہو سکتا" تو ہمارا حال سوائے ہلاکت کے اور کیا ہوگا۔ نجات کا رستہ سیدھا اور صاف ہے۔ اللہ کا مقررہ رستہ ہے۔ تمام آدم زاد کے لئے ہے یہہ ہی ایک اکیلا راہ ہے جو کوئی اِس کو ترک کرتے ہیں ہلاک ہوتے ہیں۔ آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا ہے۔ نام سے مراد خود نجات دہندہ ہے۔ ہمارے نام کے دستخط ہم کو اُس بات کے لئے پورے پورے ذمہ وار بناتے ہیں کہ جہاں وہ ثبت کئے گئے ہوں ہماری حیثیت۔ ملکیت۔ عزت ایسے دستخط سے اپنا ذمہ اُٹھا لیتے ہیں مسیح کی صداقت اور بھرپوری اُن کی نجات کے لئے جو اُس پر ایمان لاتے ہیں ضمانت ہے۔ اِس ضامن کا نام ہم کو خدا سے میل کرواتا ہے۔ ہمارا قرض ادا کرتا۔ اور ہم کو آسمانی برکات کا وارث بناتا ہے۔ یہہ ہی نورانی نام ہے کہ جس کی نورافشانی کی جاتی ہے۔ ای خطاکار اس نام کو قبول کر کیونکہ "آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس سے ہم نجات پا سکیں" ✦

بقول ایک انگریزی اخبار برِ اعظم یورپ کے پولیٹکل اتمسفیر میں ایک جنگ عظیم کی ہوا چلتی معلوم ہوتی ہے اور جنگ بھی اسقدر عظیم کہ جس کی عظمت کا نہ اندازہ ہو سکتا ہے اور نہ نتایج کی نسبت کوئی پیشین گوئی ہو سکتی ہے۔ بے انتہادی نے اس قدر جہان کو تشویش میں ڈالا ہوا ہے کہ اگر اقوام کی حد بندی کرنے والی سرحدوں پر ذرہ بھی ہل چل ہوئی تو فوج اور ہتھیار کام میں آئینگے۔ قومی عظمت ایک ایسی چیز ہے کہ جس کو خطرہ میں دیکھکر نامی آدمی بجز جنگ وجدل کے کوئی بات نہیں کرتے۔ جو خفت فرانس نے چار سال ہوئے اٹھائی تھی ایک خوفناک جنگ سے اُسکا ہٹانا اور گئے گذرے رعب وداب کا واپس لینا چاہتا ہے۔ اب فرانس نے اپنی بحری اور بری فوجیں بصرف کثیر اضافہ کر لیں ہیں۔ فرانس کی یہہ آرزو ہے کہ روس کے ساتھہ کلی اتحاد ہو کیونکہ روس ہی صرف ایسی یورپین سلطنت ہے کہ جس سے کچھہ کام نکل سکے۔ روس فرانس کے ساتھہ بازی کھیل رہا ہے اور شاید دیگر اقوام کے یہہ امر ذہن نشین کر رہا ہے کہ روس کی دوستی بمقابلہ دوسروں کے زیادہ مفید ہوگی۔ گو روس خود کسی سے لڑنا پسند نہیں کرتے مگر شاید موقع اور وقت اُن کو مجبور کرے۔ جرمن اور آسٹریا غالباً صلح کو ترجیح دیں گے۔ تاہم لڑائی کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اٹلی ساتھہ ہے اور دونوں کے قبضہ میں اتحاد ثلاثہ ایسی قوت ہے جس سے مقابلہ کرنے میں حقیقت معدوم ہو جائے گی جنگ کی تیاریاں تو ضرور یہہ ثابت کرتی ہیں کہ عنقریب جنگ ہو۔ گریٹ برٹن کی جنگی قوت کی نسبت چونکہ اخبارات اور دوسرے فریقوں نے نکتہ چینیاں کیں ہیں اُن سے بجز لڑائی کی اُمید کے کچھہ ظاہر نہیں ہوتا۔ ایسے آثار نظر آتے ہیں کہ انگلستان کا کسی جانب نہ ہونا غیر ممکن ہے انگلستان کو یہہ بات شاید گوارا بھی نہ ہوگی کیونکہ بحر میڈیٹرینین کا راستہ صاف رکھنا اور ہندوستان کی حفاظت کرنی ہے۔ شاید ہندوستان میں حملے کا خطرہ نہ ہو مگر مثل دیگر حصص دنیا کے ہندوستان کو بھی نقصان رہیگا کہ کم وبیش عرصہ تک اُس کی تجارتی وسوشیل ترقی مسدود ہو ✦

خوف ہے کہ بہت زور سے ابر گھرا ہوا ہے کاشکہ بدون بارش کے یہہ ٹل جاوے ✦

مراسلات

بقیہ تنقیح مباحثہ

بقیہ نمبر ۳ - مسئلہ نجات

امر اول

نجات اپنے اعمال سے ہے یا خدا کے فضل سے؟

سوم - اس امر کا اظہار کیا جاتا ہے کہ جس حال میں کہ نجات نیک کاموں سے نہیں تو ضرور فضل سے ہے - اگر نیک اعمال ہوتے تو فضل کی ضرورت نہوتی - مگر چونکہ نیک اعمال نہ تھے اس لئے فضل سے ہوئی - "تم فضل کے سبب ایمان لا کے بچ گئے ہو اور یہہ تم سے نہیں خدا کی بخشش ہے - اور یہہ اعمال کے سبب سے نہیں نہ ہو کہ کوئی فخر کرے - کیونکہ ہم اُس کی کاریگری ہیں اور مسیح یسوع میں ہو کے اچھے کاموں کے واسطے پیدا ہوئے" (افسیوں ۲: ۸-۱۰) یعنے جب خدا نے یہہ فضل کیا تو "ہم گناہوں کے سبب مردہ تھے" اور نیک کام تو اب کریں گے جب مسیح میں ہونگے - اے ناظرین اُس نجات کا جو خدا کے فضل سے ہے اور مسیح پر ایمان لانے کے سبب سے ملتی ہے یہہ خلاصہ ہے - اُسکو مرزا صاحب نے بے حقیقت کہدیا تھا حالانکہ واقعی حقیقت یہی ہے - چنانچہ دیکھو روم ۲ باب آیت ۱۰-۱۱ میں لکھا ہے کہ کیا یہودی کیا غیر سب کو شریعت دی گئی تھی - اور پھر ۳: ۱۹ میں وہ شریعت شریعت والوں سے یوں کہتی یعنے شریعت دینے والا خدا یوں فرماتا ہے کہ (آیت ۱۱-۱۷) "کوئی راستباز نہیں ایک بھی نہیں" - وغیرہ (آیت ۲۳) "سبھوں نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں" - اور (۶: ۲۳) "گناہ کی مزدوری موت ہے" یاد رکھنا چاہئے کہ یہہ انسان کی واقعی حالت تھی یعنے گناہ کی واجب الموت حالت تھی - راستبازی یعنے اچھے کام نہیں ہیں اسی حالت سے یہہ لازمی نتیجہ ہے کہ کوئی آدمی شریعت پر عمل کرنے سے اُس کے سامنے راستباز نہیں ٹھہر سکتا - کیونکہ شریعت کے وسیلے سے گناہ کی پہچان ہی ہے" (روم ۳: ۲۰) نہ کہ نجات - اس لئے ایسے لاچار انسان گنہگار کو بچانا صرف خدا کے فضل کا کام تھا - اور وہ اسطرح سے ظاہر ہوا کہ "خدا نے اُسے (یسوع مسیح کو) پیش کیا کہ ایک کفارہ ہو جو اُس کے لہو پر ایمان لانے سے کام آوے (یعنے لوگ اُس کفارہ پر ایمان لاویں) تاکہ وہ اپنی راستی اگلے وقت کے گناہوں سے صبر الہٰی کے باعث طرح دینے میں ظاہر کرے - اور اس وقت کی بابت بھی اپنی راستی ظاہر کرے - تاکہ وہ آپ راست رہے اور اُسے جو یسوع پر ایمان لاوے راستباز ٹھہراوے - پس اب گھمنڈ کہاں رہا" (روم ۳: ۲۵-۲۶-۲۷) یعنے خدا بذاتہٖ راست ہے اور اُس نے راستی سے انسان کے لئے واجبی شرع فرمائی تھی - اور جب انسان نے شریعت سے تجاوز کیا تو خدا نے مغروروں کا یہہ گھمنڈ توڑا کہ تم جو شریعت پر بھروسہ رکھتے ہو اور بچنے کی امید رکھتے ہو شریعت کی رو سے بچ نہیں سکتے - کیونکہ خدا راست ہے - اور وہ وہی کریگا جو راست ہے اور پھر اس سے اُن گھمنڈیوں کا گھمنڈ بھی توڑا جو گمان کرتے ہوں کہ ہم بشر ہیں ہماری بدی کا ہمکو کیا بدلا دیگا - بلکہ یونہی بخش دیگا اس لئے کہ وہ مہربان ہے - سو اس آیت سے خدا تعالیٰ جتاتا ہے کہ میں اپنی راستی کو ترک نہیں کر سکتا یعنے گنہگار کو یونہی نہیں بخش سکتا کیونکہ ایسا کرنے سے خدا نا راست ٹھہرتا ہے اور راستی کا محافظ نہیں رہتا جس سے اُس نے شریعت فرمائی تھی - پس ایسے بیجا غرور لوگوں سے اپنے راست ٹھہرانے کی وجہ سے اُس نے مسیح کو فضل سے کفارہ پیش کیا اور اُسپر ایمان لانا شرط نجات ٹھہرایا - اور اس کفارہ کے سبب سے خدا نے جو گذشتہ زمانوں میں اور اس زمانہ میں گناہ بخشے یا بخشتا ہے اپنے تئیں راست ٹھہرایا اور گھمنڈ کے لئے جگہہ نہ چھوڑی کہ خدا گناہ کا حساب نہیں لیتا - بلکہ خدا نے مسیح کو کفارہ پیش کر کے اور اُس پر ایمان طلب کر کے ظاہر کیا کہ میں گناہ سے یونہی چشم پوشی نہیں کرتا بلکہ بدلا طلب کرتا ہوں - اور خدا کا فضل یا بخشش اس میں یہہ ہے کہ اُس نے آپ یہہ کفارہ پیش کیا جیسا مسیح نے خود فرمایا تھا (یوحنا ۳: ۱۶) "کہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اُسپر ایمان لاوے ہلاک نہ ہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے" - پس خدا کے فضل کا یہہ واقعی حال ہے جو نجات کی دلیل ہے - یعنے خدا تعالیٰ نے فی الواقعی اپنا فضل اس طریق سے ظاہر کیا ہے مگر اس گمان کا کہ خدا یونہی بخش دیگا کچھہ ٹھکانا نہیں - اُس کی کوئی دلیل خدا کی طرف سے نہیں ہے - سو وے سب جو نجات کے طالب ہیں انسانی تجویزوں سے دھوکھا نہ کھاویں خدا ٹھٹھوں میں نہیں اُڑایا جاتا جیسا قرآن میں کیا گیا ہے - بلکہ یہہ جانو کہ انجیل مقدس نجات کے لئے خدا کے فضل کا مکاشفہ ہے - (ناسر طیطس ۲: ۱۱) پس ظاہر ہے کہ نجات خدا کے فضل سے ہے اور ہو گئی ہے - جو ایمان لاوے وہ حاصل کرے - اب میں اس مسئلہ کے متعلق اُن باتوں کی تنقیح پیش کرتا ہوں جو مرزا صاحب اور ڈپٹی صاحب کے درمیان رحم اور عدل کی بابت ہوئی تھیں - یعنے

دوسرا امر

رحم بلا مبادلہ ہے یا با مبادلہ یعنے

خداوند تعالیٰ جو راست اور سچا ہے یوں ہی بلا کسی قسم

بدلہ یا عوض کے رحم کرتا ہو یا کہ انصاف کے ساتھ رحم کرتا ہو ۔

ڈپٹی صاحب کا یہہ مطلب ہو کہ رحم بلا مبادلہ نہیں ہو سکتا اور مرزا صاحب خدا کے عدل اور انصاف سے بے پروائی جتا کر رحم بلا بدلہ کو مقدم بتلاتے ہیں ۔ مرزا صاحب کی تقریر کا زور اِس بات پر ہو کہ خدا جو چاہے سو کر سکتا ہو اور اس لئے رحم بلا مبادلہ کر سکتا ہو اور ڈپٹی صاحب کی تقریر کا زور اِس بات پر ہو کہ اگر گناہ بذاتہی بُری چیز ہو اور خدا پاک ہو اور راست ہو تو وہ اپنی راستی کے برخلاف نہیں کر سکتا اور اس لئے گناہ کو اور گنہگار کو بلا مبادلہ نہیں چھوڑ سکتا ۔ مگر چونکہ وہ رحیم ہو اور کسی گنہگار کی ہلاکت نہیں چاہتا اِس لئے تاکہ اپنی راستی کو قایم رکھے اور گنہگار پر رحم بھی کرے مبادلہ لازمی ٹھہرتا ہو ۔ اب جس جس طرز پر دونوں صاحبوں نے اپنی اپنی باتیں قایم کرنے کی کوشش کی ہو اُن کو زیرِ غور لانا مناسب ہو ۔

(ا) مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے قانون قدرت کو دیکھا جائیگا کہ آیا رحم اور قہر کے لفافوں میں اُس کی عادات کیونکر واقع ہیں کیونکہ ظاہر ہو کہ رحم کے مقابل پر قہر ہو ۔ اگر رحم بلا مبادلہ جایز نہیں تو پھر قہر بلا مبادلہ بھی جائز نہ ہوگا ۔ اور قہر بلا مبادلہ کی صورت یہہ ہو کہ ہم اُسے دنیا میں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ ہزارہا کیڑے مکوڑے اور ہزارہا حیوانات بغیر کسی جرم اور بغیر ثبوت کسی خطا کے قتل کئے جاتے ہیں ۔ ذبح کئے جاتے ہیں یہاں تک کہ ایک قطرہ پانی میں صدہا کیڑے ہم پی جاتے ہیں ۔ اگر غور کر کے دیکھا جائے تو ہمارے تمام امور معاشرت خدا تعالیٰ کے قہر بلا مبادلہ پر چل رہے ہیں وغیرہ ۔ ہمیں کچھ پتا نہیں لگتا کہ یہہ کس گناہ کے عوض میں ہو رہا ہو ۔ اب جبکہ یہہ ثابت شدہ صداقت ہو کہ اللہ جل شانہ بلا مبادلہ قہر کرتا ہو اور اُسکا کچھ عوض لیتا ہمیں معلوم نہیں ہوتا تو پھر اس صورت میں بلا مبادلہ رحم کرنا اخلاقی حالت سے انسب اور اولیٰ ہو" ۔ اِس کے مطابق مرزا صاحب نے اپنی دوسری تقریر میں جو اس پہلی تقریر کی تفصیل میں کی گئی یہہ لکھا ہو کہ خدا تعالیٰ اپنی مالکیت کی وجہہ سے جو چاہے سو کرے کیونکہ اُس کا اپنی ہر ایک مخلوق پر حق پہنچتا ہو" (۳۱ مئی ۱۸۹۳ء)

ڈپٹی صاحب نے اسکا یہہ جواب دیا کہ ساری شکایت اس امر میں دُکھ کے اُوپر ہو اور دکھ ہماری نظر میں تین قسم کے ہیں یعنے ایک وہ جو سزا یہ ہو ۔ دوسرا وہ جو مصقل سکھہ کا ہو تیسرے وہ جو سامان امتحان کا ہو تو جب آپ حیوانوں کے دکھ سے یہہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ یہہ قہر بلا مبادلہ یا بلا وجہہ ہو تو خیال فرمائیے کہ آپ کس قدر غلط ہیں جو تین اقسام کو ایک ہی قسم سزا میں ڈالدیتے ہیں ۔ اور ماسوا اس کے جو آپ فرماتے ہیں کہ قہر بھی بلا وجہہ ہو سکتا ہو اور رحم بھی بلا وجہہ تو خدائے مقدس کی خدائی یہہ نہوئی بلکہ دہریت کی اندھیر گردی ہوئی ۔ (سچ ہو ۔ جب لوگوں کو خدا کی خدائی کا پتا نہیں لگتا تو دہریہ بن جاتے ہیں) ۔

ڈپٹی صاحب نے واجبی جواب دیا ہو ۔ چنانچہ اُن دو باتوں کی تائید میں جو اس جواب میں بیان کی گئی ہیں میں یہہ کہتا ہوں کہ مرزا صاحب کا یہہ کہنا کہ کچھ پتا نہیں لگتا کہ کس گناہ کے عوض میں یہہ قہر الٰہی ہوتا ہو اور اسی ناواقفی کی وجہہ سے اُس کو آپ نے قہر بلا مبادلہ کہا ہو ۔ اس میں اوّل تو یہہ معلوم کرنا چاہیئے کہ وہ باتیں قہر الٰہی میں داخل ہیں یا خدا کی نیکی ہیں ۔ دوسرے معلوم ہو کہ جزا اور سزا صرف اخلاقی فعل مختار اور عاقل وجود کے لئے ہو سکتے ہیں دوسروں کے لئے جو ایسے نہیں جزا جزا نہیں اور سزا سزا نہیں ۔ وہاں یہہ گمان ہی متروک ہو ۔ اور اس لئے وہ دکھ جو حیوانوں پر وارد کئے جاتے ہیں اور وہ سارے سامان معاشرت جنکو آپ قہر الٰہی بلا مبادلہ کے متعلق ٹھہراتے ہیں ایسے قہر کی دلیل نہیں ہیں ۔ لیکن صرف مصقل سکھہ کے ہیں جیسا ڈپٹی صاحب نے کہا ہو ۔ یعنے انسان کے لئے خدا کی راستی اور نیکی میں داخل ہیں ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس عالم میں جاندار نباتات اور حیوانات کو ایسا بنایا ہو کہ ایک جنس کی زندگی کا انحصار دوسری جنس کی موت پر رکھا ہو ۔ اگر خدا کے اِس انتظام کو قہر بلا مبادلہ ٹھہرایا جاتا ہو تو پھر رحم کچھ چیز نہیں ۔ اس عالم میں سے رحم خارج ماننا پڑیگا جس کے مقابل میں قہر کو پیش کیا گیا ہو ۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنے کلام توریت میں فرما دیا ہو کہ نباتات اور حیوانات انسان کی خدمت اور خوراک کے لئے ہیں ۔ (پیدایش ۱: ۲۷-۳۰ ، ۹: ۱-۳) ۔ مگر انسان کی موت اور دکھ درد کو نتیجہ گناہ کا فرمایا ہو ۔ کیونکہ انسان خدا کی صورت پر بنایا گیا ۔ پس اگر انسان کو سزا دیجاتی ہو تو یہہ بلا وجہہ نہیں ہو ۔ اور مرزا صاحب نے جو رحم بلا مبادلہ کے لئے قہر بلا مبادلہ سے دلیل سوچی تھی وہ حقیقت میں غلط ٹھہری ۔

پھر دوسری بات کہ خدا اپنی مالکیت کی وجہہ سے جو چاہے سو کر سکتا ہو ۔ یعنے اُسکو اختیار ہو خواہ رحم کرے خواہ قہر وغیرہ ہو کہ خدا کی بے حد قدرت کو ہم مانتے ہیں "وہ اپنی مرضی اور مصلحت سے سب کچھ کرتا ہو" (افسیوں ۱: ۱۱) پیدا کرنا اور نہ کرنا اُس کے اختیار میں تھا اس میں اختیار و قدرت ہو کہ اس موجودات کو کسی اور طرح کی پیدا کرتا کوئی اُسکا مزاحم نہ تھا کہ یوں کرے اور یوں نہ کرے ۔ ہاں جس نے نیست سے ہست کیا مختار ہو کہ پھر نیست کر دیوے (ہم تو جاویں مگر اُن سب کا بھی ساتھ ہی ستیاناس ہووے جو اپنے تئیں نبی اور رسول کہتے گئے ہیں اور باقی رہے نام اللہ کا اور اُس کے ازلی کلمہ کا جو مجسم ہوا) پیدا کرنے سے خدا پابند نہیں ہوگیا کہ ضرور اس ہستی کو قایم ہی رکھے ۔ مگر یاد رہے کہ یہہ بات تو بحث سے خارج ہو کہ خدا کیا کچھ کر سکتا یا کر سکتا ہو یعنے خدا کی قدرت مطلق اور خود مختاری پر کوئی اعتراض نہیں ہو ۔ لیکن اس کے ساتھ یہہ بھی جاننا چاہیے کہ خدا میں صرف قدرت ہی قدرت نہیں ہو اور وہ قدرت ایسی بے بس نہیں ہو جیسا گمان کیا جاتا ہو ۔ یعنے وہ قادر مطلق خدا دانا ہو لہذا اُس کی قدرت بغیر دانائی کے کام نہ کریگی ۔ ہاں وہ خدا تعالیٰ پاک اور راست ہو اور اس کی قدرت بلا لحاظ پاکیزگی اور راستی کے ایک اندھا دُھند زور نہ دکھلاویگی ۔

نجات دینا اور سزا دینا دونوں اُس کی قدرت سے ہوتے ہیں لیکن بلالحاظ پاکیزگی اور راستی کے انجام نہیں پا سکتے۔ پس انسان کی خیر و شر کے لئے یہہ بات کافی نہیں کہ خدا کیا کر سکتا لیکن یہہ لازمی ہے کہ خدا نے اپنی دانائی اور راستی سے کیا کیا ہے اور کیا فرمایا ہے۔ اس حال میں ممکن نہیں کہ خدا بلا وجہہ سزا دیوے یا بلا وجہہ رحم کرے۔ چنانچہ خداوند فرماتا ہے کہ "وہ جو شریر کو صادق ٹھہراتا ہے اور وہ جو صادق کو شریر ٹھہراتا ہے خداوند کو ان دونوں سے نفرت ہے" (امثال ۱۷ : ۱۵) اس میں وہ بنی آدم کو یہہ حکم دیتا ہے کہ راستی کو قایم رکھیں۔ اور وہ اپنی بابت بھی یوں فرماتا ہے کہ "جو فخر کرتا ہے اس پر فخر کرے کہ مجھے سمجھتا اور جانتا ہے کہ میں خداوند ہوں جو دنیا میں رحمت اور عدالت اور راستبازی سے حکمرانی کرتا ہوں کہ میری خوشنودی انہیں چیزوں میں ہے خداوند فرماتا ہے" (یرمیاہ ۹ : ۲۴) پس اس بات میں انسان کے لئے کوئی آسرا نہیں کہ خدا جو چاہے سو کر سکتا ہے بلکہ اُسکی جزا اور سزا فقط اسباب ان وجہہ سے ہیں کہ خدا اپنی راستی اور پاکیزگی کا پابند ہے۔ انہی کی وجہہ سے رحم و عدل دونوں کو اپنے اپنے عمل کا موقعہ ملتا ہے۔ اس بات پر خوب غور کرنا چاہئے اور اس ساری بحث میں اس کو یاد رکھنا چاہئے +

(باقی آیندہ)

(پادری) جی - ایل - ٹھاکرداس گوجرانوالہ

ہماری زندگی

زندگی کے تین بڑے حصے انسان کی زندگی میں خاص تین حالتیں ہیں یا یوں کہو کہ انسان کے ایام زندگی تین بڑے حصوں میں منقسم ہیں۔ بچپن - جوانی - بڑھاپا - ان میں سے عمر کا پہلا حصہ والدین کی نگرانی اور اُستادوں کی سپردگی میں گذرتا ہے اور نابالغ ہونے کی صورت میں دوسروں کی مرضی اور خواہش کے موافق چلنا پڑتا ہے باقی عمر کے دو حصوں کا بہت کچھ دارومدار اسی پر منحصر ہے۔ بلکہ اگر یوں کہا جاوے کہ یہہ زندگی کا حصہ مثل بیج کے بونے کا وقت ہے اور باقی دونوں وقت اُس بوئے ہوئے کے کاٹنے کا وقت ہیں تو درست ہے۔ پیدا ہوتے ہی جبکہ انسان اپنے حواس خمسہ کو کام میں لانے لگتا ہے اُس وقت سے وہ اس دنیا کی باتوں کو سیکھنے لگتا ہے۔ بچپن کا زمانہ گویا سیکھنے کا زمانہ ہے بچہ اس عمر کے حصہ میں چاہے کچھ سیکھ لے۔ علم یا ہنر۔ نیکی یا بدی۔ اور جو کچھ چاہو اُسکو سکھلا لو۔ سیکھنے کا مادہ اس میں خالق نے بنا دیا ہے۔ دو طرح پر انسان کا بچہ سیکھتا ہے ایک تو سکھانے پڑھانے سے دوسرا صحبت سنگت سے۔ اگر پہلی طرح کی تعلیم بھی اور وہ بھی بطور پر کی جاوے اور اُس کے معلم اور اتالیق صاحب لیاقت اور دیندار ہوں تو وہ دانا اور ہوشیار ہو جاتا ہے اور خوشی اور فارغ البالی سے باقی عمر کے حصے گذارتا ہے۔ پر اگر تعلیم و تربیت اچھی نہ ہو بلکہ کوئی بُرا پیشہ یا گناہ کا کام کہ جس کا کرنا اخلاقی اور ملکی شرع کی رو سے مناسب نہ ہو سیکھ لیوے تو تمام عمر برباد ہو جاتی ہے۔ صحبت بھی دو طرح کی ہیں نیک صحبت اور بد صحبت۔ جس طرف بچے کو لگا لو وہ ویسا ہی بن جاوے گا۔ زندگی کے اس حصے میں بڑی بھاری ہوشیاری اور خبرداری لازم و مناسب ہے اور جن کے جو بچے سپرد ہیں اُن کا بگڑنا اور سنورنا اُن کے ہی اختیار میں ہے۔ کلام الہی میں زندگی کے اس حصہ کے لئے بچوں کو بڑی عمدہ نصیحتیں ہیں جن میں سے چند ایک کا ذکر کرنا خاص کر نورافشاں کے ناظرین طالب علموں کے لئے جو زندگی کے اس حصے میں ہیں فایدہ مند ہوگی +

بچوں کے واسطے ہدایتیں + ای میرے بیٹے اپنے باپ کی تربیت کا شنوا ہو - اور اپنی ماکی تاکید کو مت ترک کر - امثال ۱/۸ - اس کا فایدہ یہہ ہے کہ یہہ تیرے سر کے لئے رونق کا تاج اور تیری گردن کے لئے طوق ہیں - امثال ۱/۹ "

ای لڑکو باپ کی تعلیم سنو اور عقلمندی کے حاصل کرنے پر دھیان رکھو - امثال ۴/۱ - ای میرے بیٹے میری شریعت کو فراموش مت کر پر تیرا دل میرے حکموں کو حفظ کرے امثال ۳/۱ اسکا فائدہ یہہ ہوگا۔ وے عمر کی درازی اور پیری اور سلامتی تجھکو بخشیں گے تو تو خدا اور خلق کا منظور نظر ہوئے نعمت اور بڑی قدر پاویگا - امثال ۳/۲-۴

ای میرے بیٹے اگر گناہگار لوگ تجھے پھسلا دیں تو مت مان امثال ۱/۱۰

اپنے سارے دل سے خداوند پر توکل کر اور اپنی سمجھ پر تکیہ مت کر اور اپنی ساری راہوں میں اُسکا اقرار کر اور وہ تیری رہنمائی کرے گا - امثال ۳/۵-۶ +

اپنی نگاہ میں آپ کو دانشمند مت جان - خداوند سے ڈر اور بدی سے باز رہ - اس کا فائدہ یہہ ہوگا کہ یہہ ناف کے لئے صحت اور تیری ہڈیوں کے لئے تراوٹ ہوگی - امثال ۳/۷-۸ +

شریروں کی راہ میں داخل مت ہو اور خبیثوں کے رستے پر مت جا - اُس سے باز رہ اور اُس کے نزدیک گذر نہ کر - اودھر سے پھر جا اور گذر جا - امثال ۴/۱۴-۱۵ +

دانشمند بیٹا باپ کو خوشنود کرتا ہے پر بے دانش فرزند اپنی ماکا بار خاطر ہوتا ہے + امثال ۱۰/۱

دانشور بیٹا اپنے باپ کی تعلیم سنتا ہے پر ٹھٹھا کرنے والا سرزنش پر کان نہیں دھرتا + امثال ۱۳/۱ +

ہوشیار بیٹا باپ کو خوشنود کرتا ہے پر بے وقوف آدمی اپنی ماکی تحقیر کرتا ہے - امثال ۱۵/۲۰ +

ای میرے بیٹے تو سن اور دانشمند ہو اور اپنے دل کی راہبری کر امثال ۲۳/۱۹ + اپنے باپ کی بات جس سے تو پیدا ہوا ہے سُن اور اپنی ماکو اُس کے بڑھاپے میں حقیر نہ جان - امثال ۲۳/۲۲ +

ای میرے بیٹے تو خداوند سے اور بادشاہ سے ڈر اور اُن لوگوں کے ساتھ صحبت نہ رکھ جو تلون مزاج ہیں امثال ۲۴/۲۱

کاشکہ تمام بچے لڑکپن میں داؤد کی طرح کہیں میں پیدا ہوتے ہی تجھ پر پھینکا گیا جب میں اپنی ما کے پیٹ سے تھا تب ہی سے تو میرا خدا ہے - زبور ۲۲/۱۰ +

جوانی کے ایام ہماری زندگی میں یہہ وقت نہایت قیمتی اور بھاری اور نازک ہے - اور خطرناک آزمایش و نہیں مُبتلا ہونے کے بڑے اندیشے کا وقت ہے - انسان کے قوا و بدنی تندرست

مضبوط ہوتے ہیں اور نفسانی اور جسمانی خواہشیں زور پر ہوتی ہیں تب انسان بڑی آسانی سے ہر ایک کام انجام کر سکتا ہے۔ جیسے کہ ہو جاتے ہیں۔ لیکن چونکہ انسان کی بگڑی طبیعت کا جھکاؤ برائی کی طرف زیادہ ہو گیا ہے عموماً برے کام کرنے میں جوانوں کے قدم بڑے تیز اور چالاک ہو جاتے ہیں۔ داؤد زبور کی کتاب میں ایک سوال پیش کرتا ہے جو حقیقت میں ایک بھاری سوال ہے کہ جوان اپنی راہیں کس طرح صاف کر رکھے۔ زبور ۱۱۹: ۹ شاید کوئی اُس کا جواب دیتا لیکن داؤد خود ہی اس کا جواب یوں دیتا ہے۔ اُس پر خوب نگاہ کرنے سے تیرے کلام کے مطابق۔ زبور ۱۱۹: ۹ جوانوں کے لئے واعظ سب سے بڑی ہدایت یہہ دیتا ہے جو ہر ایک جوان کے لئے غور طلب ہے۔ "اپنی جوانی کے دنوں میں اپنے خالق کو یاد کر" +

بڑھاپا انسان کی زندگی میں یہہ وقت تکلیف اور دقت کا ہے انسان کے بدن کی طاقت زایل ہو جاتی ہے۔ اعضا بے کار ہو جاتے ہیں۔ کام کاج ہو نہیں سکتا۔ گذر اوقات مشکل ہو جاتی ہے۔ زندگی بے لطف معلوم ہوتی ہے۔ طبیعت کو کوئی چیز خوش معلوم نہیں ہوتی۔ اس عمر کی بخوبی تشریح واعظ نے اپنی کتاب کے ۱۲ باب میں خوب عمدہ طور سے کی ہے۔ وہ اس عمر کو "برے دن" کہتا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے جب کہ برے دن ہنوز نہیں آئے اور وے برس نزدیک نہ ہوئے جن میں تو کہیگا کہ ان سے مجھے کچھہ خوشی نہیں۔ جبکہ ہنوز سورج اور روشنی اور چاند اور ستارے اندھیرے نہیں ہوتے اور بدلیاں پھر بارش کے بعد جمع نہیں ہوتیں۔ جس دن میں گھر کے رکھوال تھرتھرانے لگیں (یعنے ہاتھ) اور زور آور لوگ کبڑے ہو جائیں (یعنے ٹانگیں کمزور ہو جائیں) اور پیسنے والیاں بے کاج رہیں (یعنے دانت) اس لئے کہ وے تھوڑی سی ہیں اور وے جو کھڑکیوں سے جھانکتیاں ہیں دھندلا جاویں (یعنے آنکھیں) اور گلی کے کواڑے بند ہو جاویں (یعنے کان) جب چکی کی آواز دھیمی ہوتی، اور چڑیا کی آواز سے چونک اُٹھے اور نغمہ کی ساری بیٹیاں ضعیف ہو جاویں (یعنے گانا سنا نہ جائے) اور جب وہ چیز بان سے بھی ڈرجاویں اور دہشتیں راہ میں ہوں اور بادام ناپسند ہوئے اور ٹڈی بھی ایک بوجھہ معلوم ہو اور خواہش نفس مٹ جاوے کیونکہ انسان اپنے دایمی مکان میں چلا جاویگا اور ماتم کرنے والے گلی گلی پھرینگے۔ پیشتر اس سے کہ چاندی کی ڈوری کھول جاوے (یعنے جان) اور سونے کی کٹوری توڑی جاوے اور گھڑا چشمہ پر (یعنے جسم) پھوٹ جاوے اور حوض کا چرخ ٹوٹ جائے۔ اُس وقت خاک خاک سے جا ملے گی جس طرح آگے ملی ہوئی تھی اور روح خدا کے پاس پھر جائیگی جس نے اُسے دیا۔ واعظ +

اکثر بعض انسان اپنی جوانی خرابی اور برائی اور ہر طرح کے نجس کاموں میں صرف کر دیتے ہیں اور بڑھاپے میں مالا یا تسبیح لیکر بیٹھہ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب ہم بندگی کر کے خدا کو خوش کرینگے یہہ ایسے لوگوں کا خیال بالکل غلط ہے اگر ایک لڑکا آم کے پھل یا کسی اور قسم کے پھل کا گودا آپ کھا لیوے اور خالی گٹھلی اپنے باپ کو دیوے تو کیا اُسکا باپ اُسکو قبول کرے گا۔ ہرگز نہیں بلکہ ایسے خیال پر وہ ایسے نادان لڑکے کو خوب تنبیہہ کرے گا +

اگر ہم اپنی بچپن کی عمر اور جوانی کے ایام خدا کی راہ پر چلنے میں کاٹیں تو ہمارا بڑھاپا مبارک ہوگا۔ اور ہم داؤد کی طرح سے کہہ سکینگے میں جوان تھا اب بوڑھا ہوا پر میں نے صادق کو ترک کئے ہوئے اور اُس کی نسل میں سے کسی کو ٹکڑے مانگتے نہ دیکھا۔ زبور ۳۷: ۲۵ +

الراقم

ج س ازکہنہ

دیسی مسیحیوں کیلئے خط عام

عزیز بھائیو

غیر مذاہب کے لوگ اکثر ہم سے یہہ سوال کیا کرتے ہیں۔ کہ تم کیوں عیسائی ہو گئے ہو؟ میں اُن کے ایسے استفسار پر تعجب نہیں کرتا۔ جب ہم سوچتے ہیں کہ اس ملک کے باشندے مذہبی۔ اور سوشیل معاملات میں کسقدر زیادہ متعصب ہیں۔ اور ان کے خیال میں کسی کا اپنے موروثی دستور و آئین سے منحرف ہو جانا کسقدر ناپسندیدہ ہے۔ تو اُن کے لئے یہہ دریافت کرنا۔ کہ کیوں ہم نے اپنے آبائی مذہب کو ترک کیا۔ اور مسیحیت کو قبول کیا۔ ایک طبعی اور جائز امر معلوم ہوتا ہے۔ لہذا ضرور ہے۔ کہ ہم سوال مذکور کا بخوبی مقابلہ کریں۔ اور جیسا کہ کلام الہی میں حکم ہوا ہے ہم ہمیشہ ہر ایک کو جو ہم سے اُس امید کی بابت پوچھتا ہے۔ جو ہم رکھتے ہیں فروتنی اور ادب کے ساتھہ جواب دیں +

ہم اپنے دوستوں کے اُس استفسار کا جو وہ ہم سے کرتے ہیں کئی طرح پر جواب دے سکتے ہیں۔ مثلاً ہم اُن سے کہہ سکتے ہیں کہ ایک بات یقینی ہے یعنے یہہ کہ چونکہ ایک خدا ہے پس ایک ہی مذہب بھی ہے۔ بالامکان ایک سے زیادہ مذاہب ہو بھی نہیں سکتے۔ کیونکہ مذہب صرف خدا کی صفت اور مرضی کا مکاشفہ ہے۔ اور چونکہ وہ واحد ہے۔ پس جو الہام و مکاشفہ وہ اپنا بخشتا ہے۔ وہ بھی بالضرورت ایک ہی ہوگا۔ پھر انسانی نیچر اپنے جملہ ذاتی عناصر میں تمام دنیا میں ایک اور یکساں ہے۔ اس لئے زندگی میں اُس کی رہنمائی کیلئے ایک اور یکساں مذہب کی ضرورت ہے۔ یہی سچائی اُس سے جو ہم روزانہ مشاہدہ کرتے ہیں نہایت ظاہر و آشکارا ہے۔ خدا نے ایک ہی آفتاب تمام عالم مادی کو روشن و منور کرنے کے لئے آسمان میں قایم کیا ہوا ہے۔ پس ایسے ہی اخلاقی عالم کو روشن و منور کرنے کے لئے اُس نے صرف ایک مذہب بخشا ہے۔ یوں خدا کی وحدانیت انسان کی یکساں نیچر۔ اور جسمانی و روحانی عالم میں مشابہت بلا حجت ثابت کرتی ہیں کہ خدا نے بنی آدم کے روحانی فایدہ کے لئے صرف ایک ہی مذہب عنایت کیا ہے۔ پس سوال یہہ ہے۔ کہ وہ کونسا مذہب ہے؟ ہم جو مسیحی ہیں بلا پس و پیش ظاہر کرتے ہیں کہ وہ مسیحیت ہے۔ اسکی تائید میں ہم حسب ذیل پیش کرتے ہیں۔

جو تعلیمات اور فرایض مسیحیت سکھلاتی ہے خدا کی صفات کے ساتھ کامل مطابقت رکھتے ہیں۔ اور گری ہوئی انسانیت کی احتیاج اور نیچر کے موافق ہیں ٭

پھر وہ صرف مسیحیت ہی ہے جو انسان جیسے پرگناہ مخلوق کی روحانی حاجتوں کے کاملاً مطابق ہے۔ وہ توبہ۔ نئی پیدایش۔ اپنے پیدا کرنے والے کے ساتھ جس کو ناراض کیا ہے صلح اور ملاپ معافی۔ پاکیزگی۔ اور ہمیشہ کی زندگی کے محتاج ہیں۔ یہہ اُن کی خاص احتیاج ہیں۔ اس مقصد پر زیادہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے تا اس لئے میں صرف اس کی بابت چند باتیں کہوں گا۔ خدا ایک بیحد مرتبہ والا وجود ہے۔ اس حقیقت کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اس بات کو بھی سب لوگ تسلیم کرینگے۔ کہ قصور کی برائی اُس شخص کے مرتبہ کے اندازے کے موافق ہوتی ہے جس کا قصور کیا گیا ہو۔ خدا لامحدود مرتبہ والا ہے پس ہیہ نتیجہ گناہ جو اُس کی شریعت کا عدول ہے بیحد برائی رکھتا ہے۔ جس کی سزا کی حد اور آخر نہیں ہے۔ جس کا انجام یہہ ہے کہ گنہگار اگر اپنے گناہ میں مرے تو ضرور ہمیشہ عذاب سہے۔ کیونکہ بغیر کافی کفارہ ادا کرنے یعنے گناہ کے لئے پوری اطمینان کے۔ جو خدا کی قدوسی و عدالت چاہتی ہے۔ کوئی گناہ جس سے جناب الہی کی تحقیر کی گئی ہے بخشا نہیں جا سکتا۔ لوگ خدا کے رحم و مہربانی میں پناہ پکڑتے ہیں۔ اور اپنے کو بہلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے رحم سے اُنہیں معاف کر دے گا۔ اگر وہ ایسا کرتا تو وہ اپنے کو نامنصف ثابت کرتا۔ اور ایک خدا جس میں رحم و عدل نہو خدا نہیں ہے۔ اب گناہ کے لئے ایسا کفارہ جیسا وہ طلب کرتا ہے کوئی مخلوق خواہ وہ کیسا ہی افضل و اعلیٰ کیوں نہو دے نہیں سکتا۔ محدود غیر محدود کے خلاف تقصیر کا اطمینان نہیں کر سکتا۔ پس اس حالت میں خدا کا ازلی بیٹا درمیان میں آیا۔ اُس نے دنیا کے گناہوں کے لئے دکھ اُٹھانا منظور کیا۔ گویا وہ وہی آدمی تھا جس نے گناہ کیا۔ اُس نے آدمی کی نیچر کو اختیار کیا۔ وہ مجسم ہوا اور اپنی موت اور دکھوں سے اُس نے خدا کی عدولی شریعت کا جرمانہ ادا کیا۔ مسیح کا یہہ جلالی کام خدا نے انسانوں کے لئے قبول کیا۔ جیسا کہ اُس کے تیسرے دن مردوں میں سے جی اُٹھنے سے ظاہر و آشکارا ہے۔ یوں مسیح نے خدا کی عدالت کو مطمئن کیا۔ اور گنہگاروں کے لئے راہ نجات کو کھول دیا ہے۔ وہ جو مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کرتے ہیں۔ خدا کے پاس کامل مقبولیت پاتے۔ اُس کے فرزند ہو جاتے۔ اور اُس کی بادشاہت میں ساری برکتیں حاصل کرتے ہیں۔ یہہ مسیحیت کی تعلیم ہے۔ اور یہہ اُس نہایت معقول تعلیم کے باعث ہے کہ ہم نے اُس کو صرف خدا داد مذہب جان کر قبول کیا ہے ٭

اُس کے دعوؤں کو قایم کرنے کے لئے دلایل کی کچھ کمی نہیں ہے۔ وہ دلایل اور شہادتیں جو نہایت وافر اور لاجواب ہیں۔ اور جن کو جھٹلانے کے لئے وہ تمام دنیا کو چیلنج کرتی ہے۔ لیکن میرے بھائیو۔ اگرچہ ہم ایسا کرنے کے قابل ہیں۔ ہم خوف کرتے ہیں۔ کہ حجت و بحث کا یہہ طریقہ لاحاصل اور بیفائدہ ٹھہرے گا۔ کیونکہ جو وجہہ ہم اپنے مدعا کے قایم کرنے کے لئے اختیار کریں گے۔ ہمارے مخالفین بھی بے فکری سے ویسی ہی باتوں کا اپنے مذہب کی طرفداری میں موجود ہونے کا دعویٰ کریں گے۔ اور اس سب کا نتیجہ یہہ ہوگا۔ کہ ہر ایک فریق بغیر تسلی دینے یا تسلی حاصل کئے میدان سے کنارہ کش ہو جائے گا۔ بدنصیبی سے اس ملک کے لوگوں کے ذہن اور ضمیر مذہبی معاملات میں غیر منور اور ناتعلیم یافتہ ہیں۔ اور نتیجہ وہ اُن دلائل کی قدر و عزت پہچاننے میں۔ جو ہم اُن کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ قاصر رہتے ہیں۔ اپنے آبائی مذاہب کی اندھا دھند پیروی کرنے کی مضر عادت اُن کو دوسرے مذہب کے دعوؤں پر متوجہ ہونے کے لئے ناقابل و ناراض کرتی ہے۔ خواہ وہ کیسا ہی اچھا اور افضل کیوں نہو۔ میں نے اپنی عرصہ دراز کی مسیحی زندگی میں نہایت قوی اور قاطع٭ حجت و دلایل کے ذریعہ ہمارے مذہب کی صداقت کا ایک شخص کو بھی قایل ہونے نہ پایا ٭

پس ہم اُن لوگوں کو جو ہم سے سوال کرتے ہیں۔ کہ تم کیوں عیسائی ہو گئے۔ کیا جواب دیں؟ عزیز بھائیو میں اُمید کرتا ہوں کہ ہم سب سچائی سے کہنے کو تیار ہیں۔ کہ ہم نے مسیحیت کو اس لئے قبول کیا ہے۔ کہ وہ محبت اور طاقت کا مذہب ہے۔ وہ وہ اصول اور تاثیرات رکھتا ہے جو کسی مذہب میں نہیں ہیں۔ وہ خدا کو ہم پاس لاتا ہے۔ اور ہم کو خدا کے پاس۔ وہ ہم کو خدا میں بنے اور خدا کے ہم میں رہنے کی رہنمائی کرتا ہے۔ وہ دل کو روشن اور صاف کرتا ہے۔ وہ ہم کو الہی حکومت کا محکوم کرتا ہے۔ اور ہم کو اپنے خداوند اور پیار کرنے والے لوگ بناتا ہے۔ وہ پاکیزگی۔ جلال۔ اور ابدی زندگی کی شاہراہ ہے۔ اور یہہ سب مسیح کے سبب سے ہے جس نے محبت سے ہم کو خدا کی مہربانی و برکت کامل ہم تک پہنچانے کے لئے دکھ اُٹھایا۔ اور موا۔ دیگر مذاہب لوگوں کو کہتے ہیں۔ کام کرو اور جیو۔ یعنے اعمال نیک کرو اور یوں بہشت میں پہنچو۔ مسیحیت صرف کہتی ہے جیو اور کام کرو۔

نوٹ۔ ٭ جبکہ میں مطبوعہ بالا لکھہ رہا تھا مسودہ ہذا کا مطبوعہ ۱۵ جنوری

بقیہ نوٹ ٭ میرے مطالعہ میں آیا جس میں ایک سرمن نظر پڑا جو بابو پرتاپ چندر موزمدار نے لوکل برہمو سماج میں دیا تھا۔ پرچہ کے اِن کلمات ذیل پر میری نظر پڑی۔ "جملہ مذاہب خدا کی تعظیم و تعریف کرتے ہیں جملہ مذاہب خدا کی تلاش کرتے ہیں۔ عبادت کے جملہ طریقے ہم کو خدا کے نزدیک لیجاتے ہیں" یہہ کیا خوب باتیں ہیں۔ لیکن اُن میں کس قدر سچائی ہے؟ اُن سے کوئی یہہ نتیجہ نکالے گا۔ کہ جملہ مذاہب خدا کی طرف سے ہیں۔ یعنے سب مذاہب سچے ہیں۔ اگر معزز بابو صاحب کا حقیقت میں یہہ مطلب ہے تو تھوڑے برسوں سے ایک نیا مذہب برہمو ازم کی صورت میں پیدا کرنے کے لئے کون موقع تھا۔ اور کیوں مسٹر موزمدار اور اُن کے ہمخیال لوگوں کو اُس میں کھینچنے کے لئے آسمان اور زمین کا چکر لگاتے پھرتے ہیں؟ اگر جیسا کہ وہ کہتے ہیں جملہ مذاہب سچے ہیں۔ کیونکہ سب خدا کی طرف سے ہیں۔ تو کیوں لوگوں کو اُنہی مذہبوں میں جن میں وہ ہیں نہیں رہنے دیتے۔ یا جیسا کہ وہ نہایت غلطی سے کہتے ہیں۔ لوگوں کو اُن کے مذہبوں میں جن میں خدا نے اُن کو پیدا کیا ہے کیوں نہیں رہنے دیتے؟ +

یعنے پہلے تم اپنے میں خدا کی روح سے روحانی زندگی ڈلواؤ - اور تب تم جو کچھ خدا تمہیں حکم دیتا ہی اُس کے کرنے کے قابل ہو جاؤ گے ٭ یہہ نہایت طبعی اور موزوں طریقہ گنہگار آدمی کے چلنے کے لئے ہی - اور اس کے سوا دوسرا طریقہ نہیں ہی - ایک آدمی کو جو گناہ میں مردہ ہی - یہہ کہنا کہ ایسے ایسے اعمال اور کام کرو اور خدا تم سے راضی ہوگا - تم کو گناہ اور اُس کی طاقت سے رہائی دیگا - اور مرنے کے بعد تمہیں خیر مقدم کہہ کر آسمان میں قبول کرے گا - ایسا ہی جیسا کہ ایک لاش کو کہنا - کہ یہہ کر اور وہ کر - اور تو زندہ ہو جائیگی ٭ اس سے زیادہ خدا کی صفات کو کم کر قدر کرنے والی اور انسانی جانوں کو ہلاک کرنے والی اور کوئی بات نہوگی ٭ تاہم ہندو - بدھ - زردشت - اسلام کا نفو تعلیم اور دنیا کے تمام مذاہب کی تعلیم یہی ہی ٭ وہ صرف مسیحیت ہی ہی جو بزور اُس کے برخلاف اپنی آواز بلند کرتی ہی - اور کہتی ہی - کہ شریعت کے کاموں - یعنے اپنے اعمال سے خواہ وہ کیسے ہی نیک کیوں نہ دکھلائی دیں - کوئی شخص خدا کی نظر میں راستباز نہ ٹھہریگا ٭ خدا کے حضور میں راستباز ٹھہرنے کے لئے ضرور ہی کہ آدمی مسیح کے کفارہ پر ایمان لاوے - یعنے یہہ ایمان لاوے - کہ مسیح نے اپنے دکھ اٹھانے اور موت سے میرے گناہ کے لئے خدا کو مطمئن کر دیا ہی ٭ اس بات کو دل پسند کرتے ہوئے - اور اُس کی سچائی کا قایل ہوتے ہوئے - ہم نے روح کو ذلیل اور برباد کرنے والے مذاہب کو جن میں ہم پیدا ہوئے تھے ترک کر دیا ہی - اور مسیحیت کو جو اکیلا تسلی اور نجات بخشنے والا مذہب ہی قبول کیا ہی -

لیکن میرے بھائیو یہہ سب کچھ ہم کو خواہ کیسا ہی اچھا نظر آوے میں خوف کرتا ہوں کہ دنیا کے نزدیک زیادہ با قدر مقبول نہوگا ٭ میری دانست میں جو دلیل اس معاملہ میں زیادہ تر موثر ثابت ہوگی وہ ہماری مسیحی زندگی اور چال چلن سے نکلے گی ٭ اگر ہم دکھلا سکتے ہیں کہ مسیح کی تعلیم کو قبول کرنے سے ہم بہتر مرد اور بہتر عورت ہو گئے ہیں - کہ ہم خدا کی عبادت روح اور راستی سے کرتے ہیں - کہ ہم اپنے تمام کاروبار میں خدا کی محبت اور خوف کے ساتھ متحرک ہوئے ہیں - کہ ہمارا مقصد اور کوشش یہہ ہی - کہ ہم خدا کی مرضی بجا لاویں - اور اُس کے نام کی بزرگی اور جلال ظاہر کریں - کہ وہ خوشخبری اُس کے فضل کی جو ہمارے پاس قدرت کے ساتھ پہنچی ہی ہم کو تعلیم دیتی ہی - کہ ہم بے دینی اور دنیاوی شہوتوں سے انکار کریں - اور پرہیزگاری - راستبازی اور دینداری سے اس دنیا میں زندگی بسر کریں - کہ نجات دہندہ کے نمونہ کے مطابق ہم پاک - بے ضرر - بے عیب - گنہگاروں سے جدا ہونے کی تلاش کرتے ہیں - کہ ہم اپنے ہمجنسوں کیلئے محبت رکھتے ہیں - اور اُن کی بھلائی کے لئے جو کچھ ہو سکتا کرتے ہیں ٭ اگر ہم یوں اُن پر ظاہر کریں - کہ مسیحیت ہمارے دلوں کو چھوتی ہی - اور ہمارے چال چلن پر موثر ہوتی ہی - تو ہم اُن کو اُس کی سچائی اور طاقت کا ایسا ثبوت دیتے ہیں جس کی مخالفت اور خلاف گوئی کوئی نہ کرے گا ٭

پس میرے بھائیو کس قدر ضرور ہی کہ ہم نہ صرف اپنے مخالفوں پر - بلکہ اپنے دوستوں پر بھی ثابت کریں - کہ ہم مسیحیت کے ساتھ محبت رکھتے ہیں - کیونکہ وہ ہمیں ہمارے خدا کے ساتھ اور ہمارے ہمجنسوں کے ساتھ اور ہمارے بھائیوں کے ساتھ محبت کرنے اور زندگی و سلامتی - اور حال کی - اور ہمیشہ کی خوشی حاصل کرنے کے طریقہ میں رکھتی ہی ٭ ہم یہہ برکتیں جو وہ ہمیں دیتی ہی اپنی روزمرہ کی زندگی میں ظاہر کریں ٭ اور اُن کا منہہ جو ہمیں مسیح کا پیرو ہونے کے سبب ہر قسم کی طعنہ زنی اور ملامت کرتے ہیں - اور دنیوی غرض ہم سے منسوب کرتے ہیں بند ہو جائے ٭ ہم کو فراموش نہ کرنا چاہئے کہ ہمارے مسیح کے اقرار کرنے کے متعلق بڑی جوابدہی ہمارے ذمہ عاید ہوتی ہی - اور ہم پر فرض ہی - کہ ہم اپنے اعمال سے اُس کی تائید کریں ٭ اگر ہم یہہ کرنے میں قاصر رہیں - تو ہم خدا - کلیسیا - دنیا - اور اپنی جانوں کے ساتھ بیوفائی کے مجرم ٹھہرینگے ٭

بمبئی فروری ۱۸۹۴ء
مسیح میں تمہارا بھائی
ڈی - این

مترجم (پادری) حسن علی سفیر کو

واقعات اور خبریں

مسٹر کین اور انتظام فوجداری

اہل ہند کو مسٹر کین صاحب ممبر پارلیمنٹ کا شکر گذار ہونا چاہئے کہ انہوں نے رحمدلی و حق پسندی سے انتظام فوجداری ہند کی طرف توجہہ کی ہی اور یہہ بات صاف بیان کر دی کہ ہی کہ نہایت سختی کا برتاؤ اہل ہند کے ساتھ کیا جاتا ہی جس سے اُن کی آبرو و مال میں نقصان آتا ہی ٭ انہوں نے نوٹس دیا ہی کہ ہم پارلیمنٹ میں تجویز ذیل پیش کرینگے بعض حصص ہند میں بعض مقدمات فوجداری میں ایسا ہوتا ہی کہ قانون سرکاری کی نسبت رعایا کے دلوں میں نفرت پیدا ہو جاتی ہی اور وہ خوف زدہ ہوگئی ہی اس مسئلہ کی تحقیقات بذریعہ کمیشن ماہران قانون فوجداری کیجائے جس میں نصف ہندوستانی ہوں تاکہ ناراضی دور ہو دلجمعی آوے ٭

(اخبار عام)

مسٹر فاؤلر

جو تھوڑے دن ہوئے کہ وزیر ہند (سکرٹری آف سٹیٹ) مقرر ہوئے ہیں اپنے متقدم لارڈ کمبرلی سے عمر میں صرف تین برس چھوٹے ہیں - مسٹر فاؤلر پادری جوزف فاؤلر کے چھوٹے بیٹے ہیں جو وسلیئن چرچ سے علاقہ رکھتے تھے - یہہ پادری صاحب ۱۸۵۱ء میں فوت ہوئے - مسٹر فاؤلر ۱۸۳۰ء میں سنڈلینڈ میں پیدا ہوئے تھے - انہوں نے یارک شایر کے متصل براڈ فورڈ کے وڈ ہوس گروو سکول میں تعلیم پائی ہی جو ۱۸۱۲ء میں وسلین پادریوں کے بچوں کے لئے قایم کیا گیا تھا - اول ہی اول یہہ صاحب وکیل ہوئے اور ولور ہیمپٹن میں اُن کی وکالت خوب چلی اور نامی

آدمی ہو گئے - اسیطرح اپنی قابلیت اور لوگوں سے اُنس کے باعث یہہ پارلیمنٹ کے ممبر ہو گئے اور پھر بڑھتے بڑھتے اور لیاقت اور دیانتداری کے ساتھہ اپنے فرایض منصبی کو انجام دیتے ہوئے آج وزارت ہند کے اعلیٰ ترین عہدہ پر مامور کئے گئے ہیں +

لارڈ برسی صاحب کی رائے

لارڈ برسی صاحب پریسیڈنٹ افیون کمیشن نے ہندوستان کی حالت پر ایک کتاب شایع کی ہے اس میں لکھا ہے کہ ہندوستان پر انگریزی حکومت محض تلوار کے زور سے قایم ہے اور یہہ بات بالکل غلط ہے کہ اہل ہند انگریزی حکومت کو محبت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں یا یہہ کہ انگلستان اخلاقی قوت سے ہندوستان پر حکومت کرتا ہے - بقول ان کے برٹش حکومت کی بنیاد ہندوستانمیں صرف گورہ سپاہ پر قایم ہے اس سپاہ کے ہٹانے کی دیر ہے کہ تمام انتظام یکلخت درہم برہم ہو جانے گا اور مثل سابق تمام ملک میں لوٹ مار اور بدعملی پھیل جاویگی +

اس رائے پر ولایت کے اہل الرائے بہت افسوس کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر اس قدر زمانہ دراز کے نہایت قیمتی اور مسلسل اور معزز انتظام سے بھی اہل ہند برٹش حکومت کو محبت کی نظر سے نہیں دیکھتے اور ناپسند کرتے ہیں تو ضرور طریق انتظام میں نقص ہے جس کو ضرور درجلد رفع کرنا واجب ہے ورنہ انگریزی انتظام کے لئے لارڈ برسی صاحب کی رائے سخت شرمناک خیال کی جاتی ہے + (از اخبار عام)

محاصل ہند

محاصل ہند کی بحث میں حضور وایسرائے کی کونسل میں مسٹر وسٹلینڈ صاحب نے چند دلچسپ کوائف بیان کئے - گذشتہ ۲۰ برس کے عرصہ میں ہندوستان کی خالص آمدنی ۴۴ کروڑ سے بڑھکر ۵۳ کروڑ روپیہ تک پہنچی - محاصل اراضی عرصہ ۲۰ سال گذشتہ میں لقدر ۳ کروڑ بڑھ گیا ہے یعنے ۲۰ سے ۲۳ کروڑ ہوا ہے جس میں ۹۰ لاکھہ اپر برما کی بدولت ہے - نمک کے محاصل میں ۶ کروڑ ۳۰ لاکھہ کی جگہہ ۷ کروڑ ۵۰ لاکھہ کی آمدنی ہوئی - جنرل اسٹامپ کی آمدنی جو ۱۸۷۱ء میں ۲۰ لاکھہ ۶ ہزار تھی ۱۸۹۱ء میں ایک کروڑ ۳۰ لاکھہ ۴۴ ہزار ہوئی - آبکاری کی آمدنی ۱۸۷۱ء میں اڑھائی کروڑ تھی اور ۱۸۹۱ء میں پانچ کروڑ تک پہنچی - جنگلات کی آمدنی ۵۱ لاکھہ سے ۷۰ لاکھہ تک پہنچی - افیون کی آمدنی میں کمی ہوئی یعنے بجائے ۸ کروڑ کے ۱۸۹۱ء میں ۶ کروڑ رہ گئی :: اسیطرح اخراجات کی کیفیت ہے ۲۰ سال ادہر انتظام حکومت کا خرچ ۱۰ کروڑ ۶۵ لاکھہ ۷۰ ہزار تھا لیکن ۱۸۹۱ء میں ۱۴ کروڑ ۵ لاکھہ ۴۰ ہزار ہوا - پولیٹیکل سرشتہ کا خرچ قریب ۳ کروڑ کے ہے اور یہہ قریب قریب مستقل ہے - فوج کا خرچ ۱۳ کروڑ سے ۱۶ کروڑ تک پہنچا - فوجی کاموں کا خرچ ایک کروڑ تھا لیکن اس میں بھی ایزادی وقوع میں آئی ہے - اکسچینج کا خرچ ہر سال ترقی پر ہے یہاں تک کہ ۱۸۸۴ء میں ۱۵ لاکھہ ۷۰ ہزار تھا لیکن ۱۸۹۱ء میں ساڑھے ۴ کروڑ تک پہنچا - معاوضہ اکسچینج میں جو یورپین عہدہ داروں کو دینا پڑا ہے پچھلے سال ۴۰ لاکھہ ۴۳ ہزار صرف ہوا لیکن اگلے سال میں ایک کروڑ تک نوبت پہنچ گئی + غرضکہ کل جمع خرچ کو ملا کر کے سال آئندہ میں قریب ڈیڑھ کروڑ کے خرچ بڑھیگا اور اس واسطے اشیاء تجارت پر محصول درآمد لگایا گیا ہے مگر پارچہ کے محصول کے مستثنیٰ کرنے کی وجہہ یہہ خیال ہے کہ اسی قدر محاصل سے خرچ چل سکیگا اگر اسکا خیال نہوتا تو ضرور پارچہ پر بھی محصول لگایا جاتا + (اخبار عام)

روسی پیشقدمی

ولایت کے ایک اخبار میں روسی پیشقدمی کی نسبت ایک مضمون شایع ہوا ہے - اس میں اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ روس ہندوستان پر آنے سے کبھی باز نہیں رہیگا - اس کا ارادہ پامیر سے آنے کا تھا لیکن اخبار مذکور لکھتا ہے کہ پامیر میں چینی مخالفت کا زور غالب آیا ہے اور اس مخالفت سے روس مجبور ہوا ہے کہ پامیر کے رستے کو خیرباد کہے - چین نے بڑی جرأت سے روسی خواہشوں کی مخالفت کی ہے چین سے ایسی بہادری کی امید نہیں تھی - اس سے روس کو ضرور یقین ہوا ہوگا کہ چین اور انگلستان باہم ایک ہیں - اخبار مذکور لکھتا ہے کہ پامیر کی طرف سے جواب صاف پاکر اب یقین واثق ہے کہ روس اپنی عنان توجہہ کو ہرات کی جانب پھیریگا - اخبار مذکور کا ایک واقف کار نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ پامیر کی طرف سے روسی پیشقدمی کا خوف جاتا رہا - لیکن ہمکو عنقریب ہی ناگہانی کارروائی کے لئے تیار رہنا چاہئے جو روس کہ ابتک بغیر کسی روک تھام کے وسط ایشیا کے وسیع علاقوں میں پیشقدمی کرتا ہوا چلا آیا ہے وہ لیرانکس کے میدان پامیر کی رکاوٹوں سے ہرگز تھمنے کا نہوگا - اس کی حال کی امتحانی مہموں اور ناکام کوششوں اور اس کے منصوبوں نے جو صرف ادھورے طور پر پورے کئے گئے ہیں ترکستان میں چینی کا فیلنگ قایم کر دیا ہے - پس اس بات کو یقینی تصور کرنا چاہیئے کہ پامیر میں اُسکی کوشش میں کامیابی نہیں ہوئی ہے اور اگر اُس کو مجبوری دریائے مرغاب کو سرحد تسلیم کرنا پڑا ہے تو وسط ایشیا میں اپنے رعب کی بحالی کے لئے وہ اس سے کبھی باز نہیں رہیگا کہ کسی دور مقام پر اپنی کارستانی کی سرنگ اڑائے یہہ کارستانی کیا ہوگی؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ ہرات کا قبضہ ہو راقم مذکور لکھتا ہے کہ روس ضرور ہرات پر قبضہ کریگا اور جلد کریگا - روس ایک مدت سے اُس کارروائی کی پیشقدمی کر چکا ہے اور اُس کی تیاریاں پوری کر چکا ہے اور اُس میں مطلق شبہہ نہیں ہے کہ وہ اس کارروائی میں ضرور کامیاب ہوگا اور یہہ انگلستان کے حق میں ایک مہلک صدمہ ہوگا - ہرات یہانتک روس کے قابو میں پڑا ہے کہ ہاتھہ پھیلانے کی دیر ہے کہ اُس کو مے لیگا - اس حرکت کے لئے نہ موقع کی کمی ہے اور نہ غذا یا نوازش کی قلت ہے ... راقم مذکور ... سے دہراتا ہے کہ روسی فوج کا

معاملات پارلیمنٹ

تازہ خبر ولایت آمدہ لندن سے معلوم ہوا کہ ہوس آف لارڈز کے اجلاس میں لارڈ سالسبری صاحب نے گورنمنٹ پر زور دیا کہ مسئلہ ہوم رول کی بابت رعایائے برطانیہ کی رائے فوراً معلوم کی جائے کیونکہ اس میں تاخیر کرنا انگلستان و آئرلینڈ دونوں کے لئے زیادہ نقصان رساں ہوگا۔ لارڈ ممدوح کا مطلب یہہ تھا کہ پارلیمنٹ شکست کیجائے اور انتخاب از سر نو ہو تاکہ اگر رعایا کو آئرش ہوم رول منظور ہوگا تو وہ لبرل پارٹی کے نام پر زیادہ ووٹ دیں گے اور نامنظور ہوگا تو کنسرویٹو جیتینگے۔ لارڈ روزبری صاحب نے جواب میں فرمایا کہ گورنمنٹ مسئلہ ہوم رول کی نسبت اہل ملک سے اپیل کرنے کو تیار ہے اور جس وقت موقع ہوگا وہ ایسا کریگی لیکن ہوس آف لارڈز کو ہم اسبات کا اختیار ہرگز نہیں دینگے کہ وہ گورنمنٹ کو پارلیمنٹ کی شکستگی پر مجبور کرے۔ لارڈ ممدوح نے فرمایا کہ ہم لارڈ سالسبری صاحب کے ساتھہ اسبات میں متفق ہیں کہ بیشتر اس کے کہ آئرلینڈ کو ہوم رول دیا جائے انگلستان مطمئین کیا جاویگا کہ ایسا کرنا مقتضائے انصاف ہے۔ اس کے بعد لارڈ روزبری صاحب نے سیام کے بارہ میں فرمایا کہ نازک حالت کا موقع گذر گیا ہے اور گورنمنٹ سے یہہ بات مخفی نہیں ہے کہ اس ملک کی تجارت تمام و کمال برٹش ہے۔ پارلیمنٹ کے افتتاح کے موقع پر جو شاہی تقریر کی گئی تھی اسکی بحث کے دوران میں ہوس آف کامنز میں مسٹر لیبوشر صاحب نے یہہ تجویز پیش کی کہ ہوس آف لارڈز سے یہہ اختیار چھین لینا چاہئے کہ جو مسودہ قانون کامنز میں پاس ہوکر جاوے اُس کو لارڈز لوگ خارج کرسکیں۔ اس سے گورنمنٹ کے کام میں سخت ہرج واقع ہوتا ہے۔ ہوس آف کامنز میں جو مسودہ پاس ہوتا ہے کافی دانائی بحث اس پر ہر ایک پہلو سے کی جاتی ہے تب لارڈوں کو کیا اختیار ہے کہ اُسے نامنظور کریں۔ ہرچند سر ولیم ہارکوٹ صاحب لیڈر ہوس آف کامنز نے اس تجویز کی مخالفت کی اور فرمایا کہ اس کے منظور کرنے سے بہت نازک امور پیش آویں گے جن پر پہلے غور کرلینا مناسب ہوگا لیکن وہ تجویز ۱۴۷ کی رائے سے بمقابلہ ۱۴۵ کے پاس ہوگئی اور اُس کے پاس ہونے سے تمام پارلیمنٹ میں تہلکہ پڑ گیا۔ تائید کرنے والوں میں زیادہ تر لوگ ریڈیکل فریق سے تھے اور دونوں فرقوں آئرش نے بھی تائید میں رائے دی تھی۔ تمام ممبروں کو خبر نہیں تھی کہ ایسی نازک تجویز پر جلدی رائے لیجاویگی اسلئے بیان کیا گیا ہے کہ بہت سے ممبر ابھی کھانا ہی کھا رہے تھے کہ یہہ معاملہ وقوع میں آیا ۔ (اخبار عام)

بکلوہ گورکھا چھاؤنی ور گالی دینے کا نتیجہ

ایک صاحب لکھتے ہیں کہ یہاں ایک حوالدار نے ۵ بجے شام کو کانٹین میں جمعدار سے ایک ڈرام شراب قیمتاً مانگی۔ جمعدار نے گالی دی۔ حوالدار کو اشتعالک ہوئی۔ حوالدار کسی بہانے سے کوٹ سے بندوق اور کارتوس نکال جمعدار کے خیال سے ایک سپاہی پر فیر کردیا۔ سپاہی کو بازو میں لگا۔ جان سے بچ گیا۔ چھاؤنی میں ہلڑ مچ گیا۔ میجر نے حکم دیا کہ حوالدار کو گولی سے مارو۔ ایک سپاہی کی گولی سے حوالدار زخمی ہوکر گر گیا۔ ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ مقدمہ سشن کے سپرد ہوا۔ اُمید کرتے ہیں کہ جمعدار کو بھی سزا ملیگی جس نے پہلے گالی دی تھی۔ کیا ہی خوب کہا گیا ہے "زبان تو ایک بلا ہے جو تھمتی نہیں زہر قاتل سے بھری ہے۔ وہ جو اپنے منہہ اور اپنی زبان کی نگہبانی کرتا ہے اپنی جان کو دقتداریوں سے بچاتا ہے"۔

لارڈ ایلگن تعلیم النسواں پر

کلکتہ کے بتھیون کالج میں انعام تقسیم کرتے ہوئے جہاں صرف لڑکیاں ہی پڑھتی ہیں۔ لارڈ ایلگن نے اول لیڈی ایلگن کی طرف سے عدم تشریف آوری کے لئے معذرت کے لئے معذرت کی اور افسوس ظاہر کیا کہ ایسے دلچسپ موقعہ پر وہ نہ آسکیں جسکی وجہ یہہ ہے کہ اس سال کلکتہ میں اور سالوں کی نسبت موسم زیادہ گرم ہے اور چونکہ وہ اول ہی اول اس ملک میں آئی ہیں اس لئے اُنہیں اپنے ڈاکٹروں کا کہنا ماننا ضروری ہے تاکہ صحت میں خلل نہ ہو اور اُمید ظاہر کی کہ پھر ایسے موقع پر آنے سے وہ حتی المقدور کوتاہی نہیں کریں گی۔

لارڈ ایلگن نے حاضرین سے مخاطب ہوکر کہا کہ میں اس موقعہ پر آپ کو تعلیم النسواں کے بارہ میں لیکچر دینے نہیں آیا ہوں بلکہ اس درسگاہ میں جس کو میں شوق سے دیکھتا ہوں جلسہ میں شریک ہونے کی غرض سے آیا ہوں اور آپ صاحبان کی اجازت سے چند الفاظ کہنا چاہتا ہوں۔ اُنہوں نے فرمایا کہ اس درسگاہ کی رپورٹ جو میری نظر سے گذری ہے وہ قابل اطمینان ہے اور اس کی قایمی کی تاریخ بہت دیرینہ ہے۔ مئی ۱۸۴۹ء کو یہہ مدرسہ قایم ہوا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ میں اس سے ایک ہفتہ چھوٹا ہوں نہایت خوشی کی بات ہے کہ اس مدرسہ کے کارکن بھی اسکی موجودہ حالت سے خوش اور مطمئین نظر آتے ہیں۔ گو اس مدرسہ کو اس مدت العمر میں کئی نشیب و فراز دیکھنے پڑے مگر اُسکی تاریخ مسلسل کامیابی کی تواریخ ہے معزز خاتونوں اور شرفاؤ آپ کو واضح ہو کہ میں ملک سکاٹ لینڈ سے آتا ہوں اور ہمیں اسبات کا فخر ہے کہ تعلیم کے بارہ میں ہم لڑکے اور لڑکیوں کے ساتھہ یکساں سلوک کرتے ہیں۔ گذشتہ ۲۰ برس کے عرصہ میں ہم نے یہہ قاعدہ جاری کردیا ہے کہ جب بچہ سات برس کی عمر کا ہو جائے تو اُسے مدرسہ جانا لازمی ہوتا ہے خواہ لڑکی ہو یا لڑکا ہو اور فخر کی بات ہے کہ سکاٹ لینڈ کی میونسپل کمیٹیاں لڑکے اور لڑکیوں کی تعلیم میں یکساں دلچسپی ظاہر کرتی ہیں۔ مجھے اپنی روانگی سے پہلے لڑکیوں کے مدرسے کے ایک جلسہ میں شریک ہونے کا اتفاق ہوا جس میں ہزار سے زیادہ لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں۔ یہہ مدرسہ اڈنبرا کی میونسپل کارپوریشن نے قایم کیا ہے اور اب اس کی عمارت میں بھی معقول اضافہ ہوگیا ہے۔ اسیطرح لڑکیوں کے اور بڑے مدرسہ میں جانے کا اتفاق ہوا جو آپ کے مدرسہ کی

طرح بورڈنگ سکول تھا- اس مدرسہ میں لڑکیوں کو تعلیم کی اعلیٰ شاخوں کے لئے طیار کیا جاتا ہی- میں آپ کو یہہ نصیحت نہیں کرتا کہ آپ خواہ مخواہ اسکاٹ لینڈ کا طریقہ اختیار کریں بلکہ مجھے چند روز ہوئے کلکتہ یونیورسٹی کے سالانہ جلسہ میں یہہ امر نہایت تعجب خیز معلوم ہوا کہ لڑکیاں بھی- بی- اے کی ڈگری لینے کے لئے موجود تھیں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ اس شق میں آپ کا سکول اب تک سکاٹ لینڈ سے بڑھا ہوا ہی +

ای خاتونان دشہ فار تعلیم النسوان کا مسئلہ ایک نہایت خوب اور دلچسپی کا سوال ہی گو اس کے متعلق اختلاف رائے بھی ہو- مگر تاہم یہہ ایک مسلم الثبوت امر ہی اور اس کو سب مانتے ہیں کہ مردوں کی طرح عورتوں کے دل کو بھی تعلیم کے نور سے منور کرنا ضروری ہی- مگر میں ذاتی طور پر تسلیم کرتا ہوں کہ تعلیم دینے کے بلحاظ حدود میں اور طریقے میں کیونکہ مرد بوجہ قوی الجثہ ہونے کے عورتوں کی نسبت زیادہ مشقت گوارا کر سکتے ہیں مگر ہم کو عورتوں کو علم کے بے بہا خزانہ سے محروم نہیں کرنا چاہئے جسکو پہلے وقتوں میں صرف مردوں نے ہی اپنے لئے مخصوص کر رکھا تھا +

آخر میں لارڈ ایلگن نے مس بوس لیڈی پرنسپل اور مدرسوں اور کارکن کمیٹی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور اُن کی محنت اور کارگذاری کی داد دی + (اخبار ہفتہ وار)

سرکاری خبریں

(۱) مسٹر سی ای گلیڈسٹون صاحب ڈپٹی کمشنر فرلو رخصت سے واپسی پر جالندھر میں تعینات ہونگے (۲) لفٹنٹ سی پی ایگرٹن صاحب قائمقام ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ کو ایکسال کی فرلو رخصت ولایت جانے واسطے از ابتداے ۲۷- مارچ ۱۸۹۴ء یا جس تاریخ سے وہ مستفید ہوں عطا ہوئی ہی- اور مسٹر الیف او ڈوائر صاحب مہتمم بندوبست گوجرانوالہ اُن کو کام سے سبکدوش کریں گے +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لندن کا اخبار سٹینڈرڈ اہل ہند کو صلاح دیتا ہی کہ ولایتی پارچہ کے محصول پر زور نہ دیں ایسا کرنے سے لنکاشائر کے رائے دہندے ناراض ہونگے جن کا ناراض کرنا خلاف مصلحت ہی +

وہ کہتا ہی کہ کوئی گورنمنٹ اہل لنکاشائر کی ناراضی کی متحمل نہو سکیگی کہ زبردست ہی +

بجائے محصول پارچہ کے اہل ہند کو چاہئے کہ سرکاری اخراجات کی تخفیف پر زور دیں +

کمال خوشی کی بات ہی کہ لارڈ ری صاحب بجائے مسٹر رسل کے نائب وزیر ہند مقرر کئے گئے +

مسٹر رسل صاحب انڈر ہوم سکرٹری مقرر کئے گئے ہیں جدید وزارت مکمل کی گئی ہی +

سر فرینک لیسلیز صاحب برٹش سفیر دربار سینٹ پیٹرسبرگ مقرر کئے گئے ہیں +

صاحب ممدوح ایران کے برٹش سفیر تھے- سر ہینری ڈیورنڈ ان کی جگہہ آئیں گے +

تخمینہ کیا گیا ہی دنیا میں ہر سال اٹھارہ ہزار آدمی خودکشی کرتے ہیں +

سائنر کرسپی صاحب وزیر اعظم اٹلی کی دونوں آنکھوں میں جالا ہی +

روسی فوج کے ایک لفٹنٹ کرنل کو قومی نمک حرامی کے لئے سزائے پھانسی دی گئی ہی + یہہ ۱۰ سال سے ۲۰۰۰ فرینک ماہانہ پر کسی غیر طاقت کو روس کے جنگی منصوبے بتلاتا تھا +

لنڈن کے ایک اخبار نے لکھا روس عنقریب اور ضرور ہرات پر قبضہ کیا چاہتا ہی اس کی وجہ یہہ ہی کہ گفتگوئے پامیر میں ناکامی ہوئی- قبضہ ہرات کا نتیجہ نہایت اہم ہوگا +

شاہ ابی سینا دربار ہائے یورپ میں سفارتیں قایم کرنے والے ہیں +

ان سفارتوں کے صدر مقام پیرس و سینٹ پیٹرسبرگ میں قایم کئے گئے ہیں +

ماہ جنوری میں ایک کروڑ ۴۷ لاکھ کی چاندی باہر سے ہندوستان میں آئی +

ریاست میسور میں سونے کی کانوں کی بابت میں روز افزوں ترقی ہو رہی ہی +

شملہ کے مقام کوٹ گڈھ میں اون کے صاف کرنے اور دہلنے کا دخانی کارخانہ جاری کریں گے +

ماہ فروری میں بمبئی کے محاصل افیون سے ۱۱۴۵۱۰۰ روپیہ آمد ہوا +

تازہ خبروں سے معلوم ہوا کہ مسٹر گلیڈسٹون صاحب کو اب آنکھ سے بہت آرام ہی +

لندن ۱۷ مارچ کل رات سر ولیم ہارکورٹ کی تحریک پر مسٹر لیبا چر کی ترمیم جو انہوں نے ملکہ معظمہ کی تقریر پر پاس کرائی تھی آج خارج کی گئی اور صرف ملکہ معظمہ کے لئے شکریہ کا اظہار رہنے دیا گیا +

رنگون ۱۶ مارچ پولیس انسپکٹر نیوٹن نے چند ڈاکو گرفتار کئے ہیں- گرفتار کرنے کے وقت ایک ڈاکو مارا گیا ۴- ڈاکو معہ سرغنہ کے پکڑے گئے +

کچھ عرصہ سے افواہیں اڑ رہی تھیں کہ ریاست کشمیر کی کونسل اور طرز حکمرانی میں کچھہ تغیر و تبدل ہوگا مگر فی الحقیقت یہہ افواہیں بے بنیاد ہیں- گورنمنٹ ہند کا اب تک کوئی منشا نہیں ہی کہ تبدلات کے لئے ریاست کشمیر سے سلسلہ جنبانی کرے +

لوکل گورنمنٹ نے اس بات کی منظوری دیدی ہی کہ نہر چناب پر ۳۲ اور ۳۰ نمبر رجمنٹ کے پنشن یافتہ سپاہیوں کو زمین دیدی جاویں ✦

بدھ کے روز نظام دکن کے محل معلی میں ایک دربار ہوا جس میں رزیڈنٹ معہ کمان افسر فوج سکندرآباد شریک تھے رزیڈنٹ نے وہ خریطہ پڑھکر سنایا جس میں لارڈ الگن کے وائسرائے ہند ہونے کا سرکاری طور پر اعلان تھا ✦

لندن ۵ مارچ مسٹر فاولر سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے کل رات ہوس آف کامنس میں مسٹر مکلارلین کے جواب میں فرمایا کہ لارڈ کیمبرلی نے روئی پر ٹکس لگانے کی منظوری سے انکار کیا تھا - وجہہ یہہ بیان کی کہ پارلیمنٹ کا ایک رزولیوشن ہی کہ تاوقتیکہ اسکی ضرورت نہو تجارت کے روکنے والا محصول کسی شئی پر نہ لگایا جاوے ✦

بمبئی - ۱۴ مارچ کل شام کو پونا کے ہندو مسلمانوں کے فساد پر ایک گورنمنٹ رزولیوشن شایع ہوا ہی گورنمنٹ نے فوج کا بھی شکریہ ادا کیا ہی کہ اُس نے سول افسروں کو فساد کے فرو کرنے میں امداد دی مسٹر ہیرڈ کا جو تعلقہ پولا کے مہتمم تھے بہت شکریہ ادا کیا گیا ہی کہ گو وہ ابھی نوجوان افسر ہیں مگر نہایت دانشمندی اور مستعدی سے فساد کو رفع دفع کیا - افسران پولیس اور تحصیلدار پر ناخوشی کا اظہار کیا گیا ہی کہ وہ اپنے فرایض منصبی کے ادا کرنے میں قاصر رہے - اس مقام میں زاید پولیس تعنیات کی جائیگی جس کا کُل خرچ باشندوں پر پڑے گا ✦

یکم اگست کو لندن میں سول سروس کا امتحان شروع ہوگا ۶۰ امیدواران سے کم انتخاب نہیں کئے جاوینگے - جن میں سے ۲۴ زیرین حصہ بنگال کے لئے ۲۵ ممالک مغربی و شمالی و اودھ پنجاب اور ممالک متوسط کے لئے ۴ برہما کے لئے مدراس ۱۰ بمبئی کے لئے ✦

شہنشاہ جرمنی نے پرنس بسمارک کے شہر میں جاکر پرنس کے مکان پر اُن سے ملاقات کی ✦

پرنس فریڈرک سٹرک سٹیشن پر شہنشاہ کو لینے گئے اور گاڑی میں بٹھاکر اپنے قلعہ میں لائے ✦

جرمن جنگی جہاز موسومہ برنڈنبرگ شدت بھاپ سے ٹوٹ گیا ۴۴ سپاہی مر گئے ✦

سویڈن کے مقام لوسکرشم میں ایک سکول میں آگ لگی جبکہ لڑکے پڑھتے تھے روز روشن تھا تمام لڑکے مارے تشویش کے باہر نکلے دروازہ تنگ تھا ۱۱ لڑکے جل گئے بہت کچلے گئے ✦

لارڈ سالسبری نے ہوس آف لارڈز میں کہا انتخاب پارلیمنٹ از سر نو کیا جائے ✦

لارڈ روزبری نے جواب دیا کہ ہوس آف لارڈز کو مجبور کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہی انتخاب از سر نو اس بنیاد پر ہوگا کہ آئرلینڈ کو ہوم رول ملے یا نہ ملے ✦

سر جیمس لایل صاحب اور دیگر ممبران افیون کمیشن گذشتہ منگل کو بمبئی سے روانہ ولایت ہوئے - افیون کمیشن کی مفصل رپورٹ خیال کرتے ہیں کہ جولائی یا اگست تک تیار ہو جاویگی ✦

کرنل پیو زئس صاحب انسپکٹر جنرل پولیس مدراس کی میعاد عہدہ اضافہ کی جاویگی ✦

۱۴ - مارچ کو حضور قیصرۂ ہند تبدیل آب و ہوا کے لئے فلارنس کو تشریف لے گئیں ✦

انگلستان کے فوجی اخراجات میں ۱۰ لاکھ ۸۰ ہزار پونڈ کا اضافہ کیا گیا ہی ✦

فرانس کے بجٹ سالانہ میں ۹۰ لاکھ پونڈ (قریب دس کروڑ روپیہ) کا گھاٹا ہوا ہی ✦

پیرس کے مقام مڈالین میں ایک انارکسٹ گولہ لئے ہوئے ریزہ ریزہ ہوا - گولہ اُس کے پاس تھا کہ دروازہ سے ٹکر کھائی - مارے صدمہ کے شناخت ناممکن ہوئی ✦

مسٹر ہنری ہارٹلی نولز نے دوشنبہ گذشتہ کو سکرٹری سٹیٹ ہند کا چارج لیا ✦

پارلیمنٹ میں مسٹر لبوشر نے عجیب تجویز پیش کی جو ۲ کی کثرت رائے سے پاس ہوگئی ✦

تجویز یہہ ہی کہ ہوس آف لارڈز کو کامنس کے پاس کردہ کسی قانون کے منسوخ کرنیکا اختیار نہو ✦

یہہ بات محتاج تصدیق ہی کہ امیر صاحب نے بر سر دربار فرمایا کہ ولایت نہیں جاوینگے ✦

اگر امیر نہ گئے تو اُن کا ایک بیٹا ہمراہ مسٹر سیلٹر پائن اسی سال میں انگلستان کو روانہ ہوگا ✦

عمرا خان ابھی تک جندول میں ہی اور باجوڑ و سوات میں خاموشی کمن امان ہی ✦

امیر کابل نے علی جان خان کے سرداران سلطان احمد و محمد صفدر کو قتل کروا ڈالا ہی ✦

سردار حبیب اللہ خان ولی عہد امیر صاحب جلال آباد میں نوروز کے بعد ان کا نکاح ہوگا ✦

امیر کابل نے اپنے ڈاکخانہ پشاور کے افسران کو قابل میں بلایا کہ الزام غفلت کا جواب دیں ✦

مسٹر گلیڈسٹون صاحب مرض جالا کے باعث آنکھوں میں جراحی عمل کرانے والے ہیں ✦

لارڈ رابرٹس صاحب ۷ اپریل کو ولوچ کے گرجہ میں جدید عمارت کی بنیاد قایم کریں گے ✦

سرکاری خبریں

لالہ امیر چند اروڑہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جالندھر کو دو ماہ کی رعایتی رخصت اُس تاریخ سے عطا ہوئی ہی - جس تاریخ کو منشی محمد علی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جہلم اُن کو کام سے سبکدوش کریں ✦



بقیہ روئیداد میونسپل کمیٹی لودیانہ

نمبر ۳۱ - درخواست کرپا رام زرگر دربارہ بند فرمائے جانے پاخانہ کشن چند زرگر و رائے صاحب وائس پریزیڈنٹ دربارہ گرائے جانے پاخانہ مذکور +

تجویز ہوئی کہ رائے صاحب وائس پریزیڈنٹ نامنظور کی جاوے ایسے کاغذ دوبارہ اس بارہ پیش ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے +

نمبر ۳۲ - کاغذات شامل کرنے چبوترہ ہائے مکانات میں باختلاف رائے سب کمیٹی و رائے صاحب پریزیڈنٹ واسطے تیاری مسودہ کے ایک سب کمیٹی مقرر فرمائی جاوے + صاحب سول سرجن بہادر و سید غلام محمد صاحب مولوی محمد حسن صاحب سب کمیٹی مقرر ہوکر مسودہ قواعد پیش کریں +

نمبر ۳۳ روبکار تحصیلدار صاحب لودیانہ دربارہ مردم شماری شہر و چھاؤنی و رپورٹ میونسپل تحصیلدار دربارہ تقرری دو کس محرران بشاہرہ عـه ماہوار تا عرصہ پندرہ یوم بنا بر انجام دہی کار مذکور مع رائے صاحب پریزیڈنٹ

تجویز ہوئی کہ میونسپل سرمایہ سے خرچ بموجب دفعہ ۲ ایکٹ ۲۰ ۱۸۹۱ء ہوسکتے ایسے کام کے لئے دفعہ مذکور میں کوئی ذکر نہیں ہے اور بدون خرچ کے مویشی شماری ناممکن ہے اگر تحصیلدار صاحب عـه واسطے خرچ مویشی شماری کے کسی مد سے عطا فرما دیں تو یہہ کارروائی جاری کی جاوے البتہ اگر جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ارشاد فرما دیں تو حسب منشاء دفعہ ۲ کے بھی خرچ ہوسکتا ہے +

نمبر ۳۴ - کاغذات نمبہ بازاری مع سب کمیٹی دربارہ تجویز کرنے نمبہ +

تجویز ہوئی کہ کاغذات داخل دفتر ہوں +

نمبر ۳۵ - چٹھی انگریزی جناب صاحب کمشنر دربارہ نامنظوری قواعد نکالنے طوائف ہائے محلہ جات سے +

تجویز ہوئی کہ صاحب پریزیڈنٹ وجوہات کافی بہم پہنچا کر کر درخواست ارسال فرماویں +

نمبر ۳۶ تخمینہ جات جو برائے منظوری پیش ہوئے +

نمبر ۳۶/۱ تخمینہ مرمت سالانہ شفاخانہ عـه

تجویز ہوئی کہ خرچ مرمت شفاخانجات عـه منظور کیا جاوے +

نمبر ۳۶/۲ تخمینہ تیاری جہت چپلی چاہ پھاٹک ریل متصل ڈاک بنگلہ - عـه

ایک مدت سے یہہ چاہ اس طرح چلا آتا ہے اب بھی اُس کے اس قدر خرچ ہونیکے ذریعہ سے تیاری چھپر کی چنداں ضرورت نہیں ہے لہذا تجویز ہوئی کہ بخدمت صاحب سول سرجن بہادر اطلاع دی جاوے +

نمبر ۳۶/۳ تخمینہ تھمیاں آہنی یا لکڑی خانہ عـه

تجویز ہوئی کہ لگایا جانا ستون آہنی کا بہ خرچ عـه منظور کیا جاوے +

نمبر ۳۶/۴ تخمینہ تیاری الماری محرر صاحبان پنچ عـه +

تجویز ہوئی کہ بمقابلہ عـه روپیہ ایک الماری زیر نگرانی خواجہ احسن شاہ صاحب خرید منظور کی جاوے +

نمبر ۳۶/۵ صفائی ڈویزن نمبر ۳ - عـه

تجویز ہوئی کہ بمقابلہ خرچ عـه منظور کیا جاوے

نمبر ۳۷ نوٹس محبوب علی دربارہ اطلاع ارادہ ارجاع نالش بابت ملنے اجازت تعمیر برآمدہ +

اطلاع ہوئی +

نمبر ۳۸ - نوٹس مادھو رام کھتری دربارہ اطلاع ارادہ ارجاع نالش دیوانی بابت حکم مسماری چھجہ دکان واقع چوڑہ بازار +

رپورٹ سب کمیٹی عمارات سے ظاہر ہے کہ نصف چھجہ دوبارہ لے کاٹ دیا ہے نصف باقی ہے ایک ہفتہ اور مہلت دیجاوے اگر سائل تعمیل نہ کرے تو حکم سابقہ ۲۳ اگست ۱۸۹۳ء کی تعمیل ہو +

نمبر ۳۹ - نوٹس سوہا مستری برادر ارجاع نالش دیوانی بابت حکم مسماری چھجہ دکان واقع چوڑہ بازار +

تجویز ہوئی کہ درخواست ہائے نامنظور کی جاوے حکم ۲۳ اگست ۱۸۹۳ء کی تعمیل ہو +

نمبر ۴۰ - تخمینہ نالی باغات چونگی تعدادی عـه در رپورٹ الحمد کہ بجٹ سال آیندہ میں درج ہونا چاہئے +

تجویز ہوئی کہ بوجہ عدم گنجایش کمیٹی اس نالی سے معذور اور کھوائی نالی خام واسطے برآمدگی میلہ پانی کے کام جاری ہے +

نمبر ۴۱ - تخمینہ سڑک بجائے فرش و نیز تبدیلی فرش و تعمیر نالی محلہ کوچہ ملی تعدادی عـه در رپورٹ الحمد کہ بجٹ سال آیندہ میں درج ہونا چاہئے +

تجویز ہوئی کہ سال آیندہ کے بجٹ میں رکھا جاوے +

نمبر ۴۲ روبکار صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بحوالہ چٹھی صاحب ایگزیکٹو انجنیر بہادر جالندھر سلسلہ چٹھی نمبر ۸۹ حرف ایس مورخہ ۲۵ اگست ۱۸۹۳ء بدریافت حال آب نوشی و صفائی نالیات جواب روبکار دیا گیا برائے اطلاع کمیٹی میں پیش ہو +

تجویز ہوئی کہ جواب دیا جاوے کہ ذریعہ آب نوشی کافی ہے اور کسی ذریعہ کی مزید ضروریات نہیں +

نمبر ۴۳ خواجہ صاحب نے یہہ امر پیش کیا کہ منشی رحیم بخش صاحب بیمار رہتے ہیں اور مسٹر وائلی صاحب نے تائید فرمائی کہ بجائے اُن کے سب کمیٹی صفائی میں کوئی دوسرا صاحب ممبر مقرر فرمایا جاوے +

تجویز ہوئی کہ بجائے منشی رحیم بخش صاحب پیر غلام محی الدین شاہ صاحب ممبر سب کمیٹی صفائی مقرر کئے جاویں +

نمبر ۴۴ - میلہ روشنی کے لئے کوئی انتظام ہونا چاہئے

تجویز ہوئی کہ سردار بھی سہا صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ [illegible] صاحب بہادر [illegible] شاہ صاحب [illegible] کی جاوے + (باقی آئندہ)

پنجاب ریلجس بک سوسائٹی

نئی کتابیں! نئی کتابیں! نئی کتابیں!

تم مسیح کو کیا سمجھتے ہو؟ اسمیں معقول دلائل سے یہہ ثابت کیا گیا ہے کہ مسیح کے دعووں کی تحقیقات کرنا اور اُن کو قبول کرنا ہر ایک ذی ہوش انسان پر فرض ہے قیمت ۳ پائی +

دنیا کی سب نیکیوں سے بڑی نیکی - ڈ پروفیسر ڈرمنڈ صاحب کے مشہور رسالہ کا ترجمہ ہے یہہ اقرنتیوں ۱۳ باب کی شرح ہے اور اسمیں نہایت مؤثر طور پر یہہ ثابت کیا ہے کہ محبت سب سے اعلیٰ صفت اور تمام خوبیوں کی جڑ ہے + قیمت ۱

خوشحال کی دوسری اننگس (پروفیسر ڈرمنڈ صاحب) اِس میں کرکٹ کے کھیل کے پیرایہ میں انسان کی زندگی کی آزمائشوں اور اُنپر غالب آنے کے طریق کا بیان ہے - لڑکوں کی اخلاقی و روحانی تعلیم کیلئے نہایت مفید ہے ہر ایک مذہب کا آدمی اسکو پڑھکر عمدہ سبق حاصل کر سکتا ہے قیمت ۱

ایک ہندو کا مسیحی ہونا یعنی بابا پدمن جی کا تذکرہ اس کتاب میں مصنف نے مرہٹی زبان میں اپنے مسیحی ہونیکا حال نہایت دلچسپ طور سے بیان کیا تھا مگر بعد ازاں اپنے نفع کے سبب سے یہہ کتاب انگریزی اور بنگالی وغیرہ زبانوں میں بھی ترجمہ ہو گئی حق جو لوگوں کو ضرور اسکا مطالعہ کرنا چاہئے قیمت ۲

فضل الٰہی - انگلستان کے سلطان الواعظین مسٹر سپرجن مرحوم کی مشہور کتاب الاوف گریس کا ترجمہ اسمیں مسیحی دین کی بنیادی باتوں کو ایسی صفائی اور عمدگی سے بیان کیا ہے کہ عام عقل کا آدمی بھی انکو سمجھکر فائدہ اُٹھا سکتا ہے اسکے ہمراہ مسٹر سپرجن کی مختصر سوانح عمری بھی شامل ہے کسی مسیحی خاصکر مسیحی واعظ کی لائبریری اِس سے خالی نہیں ہونی چاہئے قیمت ۲

مسٹر سپرجن کی سوانح عمری - علیحدہ بھی مل سکتی ہے + قیمت ۱

اسکے علاوہ مسیحی مذہب کی کتابیں انگریزی فارسی اور ہندی پنجابی زبانوں میں اور نیز بائبل و انجیل کے حصے یورپ اور ہندوستان کی اکثر زبانوں میں مقررہ قیمت پر مل سکتے ہیں +

اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور +

پنجاب سی ایم ایس چرچ کونسل

کے سترھویں سالانہ جلاس کا پروگرام ہمارے پاس پہنچا ہم اُس کو بجنسہٖ درج اخبار کرتے ہیں - وہ مضامین جو اس جلاس میں بحث کے لئے مقرر کئے گئے ہیں واقعی نہایت ہی ضروری ہیں اور اگر ان امورات پر مناسب عمل ہو تو نیٹو چرچ کی آیندہ روحانی حالت پر بڑے بڑے نیک اثر پڑیں گے +

یہہ جلسہ ۶ - اپریل ۱۸۹۴ء بروز جمعہ سے منگل ۱۰ اپریل ۱۸۹۴ء تک بمقام امرتسر منعقد ہوگا اور حسب ذیل اُس کا پروگرام ترتیب دیا گیا ہے +

۵ - اپریل یوم جمعرات - اجتماع ممبران +

۶ - اپریل ؍؍ جمعہ کوائٹ ڈے - اس روز ریورنڈ ایف اے - پی شرف - ایم اے عبادات کرائیں گے -

۷ - اپریل یوم سنیچر ۸ بجے صبح صبح کی نماز پادری میاں صادق صاحب ایڈریس دیں گے +

۱۰ بجے صبح لغایت ۱ بجے اور ۲ بجے تا ۵ بجے - کارروائی جلسہ :

۸ - اپریل یوم اتوار - چرچ کونسل کے وعظ :

۸ - بجے صبح - ریورنڈ عمادالدین لاہز ڈی - ڈی -

۵ بجے شام - ریورنڈ میاں احسان اللہ :

۹ - اپریل یوم پیر - ۸ بجے صبح - صبح کی نماز - و ایڈریس از ریورنڈ ٹامس ہاول -

کارروائی جلسہ حسب معمول

۱۰ - اپریل یوم منگل - ۸ بجے صبح - صبح کی نماز و ایڈریس کارروائی جلسہ حسب ضرورت

ترتیب کارروائی

۱ - ایجنسیوں کی رپورٹیں -

۲ - سنہ ۱۸۹۳ء اور ۱۸۹۴ء کے حساب کتاب اور سنہ ۱۸۹۴ء و ۱۸۹۵ء کی بجٹ :

۳ - دیگر پاسٹوریٹ اور کونسل کے متعلق کاروبار -

۴ - مقررہ مضامین پر بحث و گفتگو -

مضامین جو بحث کے لئے مقرر کئے گئے ہیں مع اُن اصحاب کے اسما کے جنھوں نے ازراہ مہربانی اُن کو جلسہ میں پیش کرنا قبول کیا ہے ذیل میں مندرج ہیں +

۱ - نیٹو چرچ کے لئے ایک ٹوٹل ابسٹی نینس ایسوسی ایشن (یعنے جماعت بغرض پرہیز و انسداد مسکرات) قایم کرنا - از بابو آئی - سی سنگھ ہیڈ ماسٹر بیرنگ ہائی سکول بٹالہ +

۲ - ینگ مینس کرسچن ایسوسی ایشن (یعنی مسیحی نوجوانوں کی ایسوسی ایشن) از ریورنڈ ایچ جی گرے - ایم - اے پرنسپل سنٹ جان ڈوئنٹی سکول - لاہور :

۳ - سنڈے سکول اور اُن کا انتظام - از ریورنڈ فتح مسیح مشنری انچارج فتحگڈھ -

۴ - دی گلینیرز یونین - از ریورنڈ ٹامس ہاول کلارک آباد +

پاسٹوریٹ کمیٹیوں کے سکرٹری و ممبر مجلس صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ جس قدر جلد ہو سکے ڈیلیگیٹوں کے نام راقم کے پاس بمقام بٹالہ ارسال فرما دیں - وزیٹر صاحبان کونسل کی عبادت و دیگر مجمعوں میں شریک ہو سکتے ہیں - مگر انہیں کونسل کی کارروائی میں ووٹ دینے کا اختیار نہ ہوگا +

ڈیلیگیٹوں اور وزیٹروں کی مہمانداری کا انتظام کیا جائیگا مگر انکی آمد کی اطلاع ریورنڈ - ٹی آر - ویڈ کی خدمت میں بمقام امرتسر ۳۱ - مارچ ۱۸۹۴ء سے پہلے پہنچ جانی چاہئے - ڈیلیگیٹوں کا سفر خرچ جہاں کہیں ضروری ہو لوکل چرچ کمیٹیاں ادا کرینگی +

اتوار کی عبادات دیسی گرجا متصل رام باغ دروازہ میں ہونگی مگر دیگر ایام کی صبح کی نماز اور نیز کوائٹ ڈے کی عبادات الگزنڈر ہائی سکول چیپل میں ہوں گے کمیٹی کے جلاس سی - ایم - اس - کانفرنس لائبریری میں منعقد ہونگے

ایچ یو - وائیٹ - برخٹ - آنریری سکرٹری

فضل الٰہی - آنریری اسسٹنٹ سکرٹری

پادری سی - پی - نیوٹن صاحب منیجر نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایہ وائلی کے اہتمام سے چھپا +